سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: تیئیسویں

رسالہ نمبر 2

۱۳۲۹ھ

اراءۃ الادب لفاضل النسب

نسبی فضیلت والے کو ادب کی راہ دکھانا

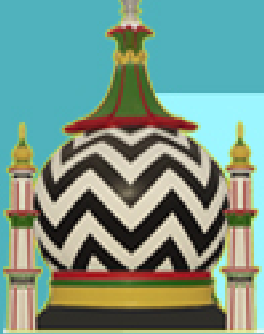

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

اراءۃ الادب لفاضل النسب ۱۳۲۹ھ

(نسبی فضیلت والے کو ادب کی راہ دکھانا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۶۶: افضل الفضلاء اکمل اکملا مولانا مفتی صاحب! تسلیم۔

ایں کہ استفتائے ترسیل خدمت عالی مے شود از دستخط ومہر خویش واز دیگر علماء مزین نمودہ بر منت نہ نہند، چونکہ مسلمان ایں زمان سبب جہالت ازاکثر حرفہ وپیشہ انحراف مے دارند، وصاحب پیشہ راحقیر می شمارند و روز بر روز بدائرہ ادبار پامی کشند بربنا، علیہ برائے اصلاح قوم مصلحۃ ایں استفتاء نوشتہ شد زیادہ والسلام	یہ استفتاء جو کہ خدمت عالی میں بھیجا جارہا ہے اپنے اور دوسرے علماء کے دستخط ومہر سے مزین کرکے مجھ پر احسان کریں، چونکہ اس زمانہ کے مسلمان جہالت کے سبب سے اکثر ہنر وپیشہ سے گریز کرتے ہیں، اور صاحب پیشہ کو حقیر جانتے ہیں اور روزانہ دائرہ پستی میں پاؤں رکھتے ہی، اسی بناء پر اصلاح قوم کے لئے مصلحتا یہ استفتا لکھا گیا۔ والسلام (محمد لطف الرحمٰن البردوانی)

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگرجد اعلی کسی کا کاشت کار یا نور باف یا ماہی فروش ہو بعدہ اس کی نسل میں یہ پیشہ معمول رہا ہو یا متروک ہو گیا ہو تو اس صورت میں ان کی اولاد کو ماشا یا جولاہا یا شکاری یا اطراف کہہ کر پکارنا جس سے ان کی دل شکنی ہوتی ہے درست ہے یا نہیں؟ اور علاوہ صحابی النسل کے دوسری قوم کو شیخ کہنا روا ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا** (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

بداں کہ قولہ تعالٰی "جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ"[1] (ا) وقول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من ابطأبہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ[2] وقول دیگر اعملی یافاطمۃ ولا تقولی انی بنت الرسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[3] باعلی صوت ندا کند کہ شرافت نسب کہ اکثر جہال بہ سبب جہالت وحماقت واز عدم واقفیت حالات بزرگان دین وسلف صالحین وصحابہ کاملین وانبیاء مرسلین، بداں مباہات میکند نزد حق سبحانہ وتعالٰی بہ چیزے نمی ارزد وبہ منزلہ ھباء منثورا باشد کما قال اللہ تعالٰی "وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ"[4]	اللہ تعالٰی فرماتا ہے: تمھیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ہے جس نے شریعت کے مطابق عمل کرنا چھوڑ دیا اس کا نسب کام نہ دے گا، دوسرا قول ہے کہ شرعیت پر عمل کروائے فاطمہ! اور یہ نہ کہو کہ رسول اللہ کی بیٹی ہوں، بلند آواز سے اعلان کررہا ہے کہ شرافت نسب کہ اکثر جاہل لوگ جہالت وحماقت اور حالات بزرگان دین اور سلف صالحین اور صحابہ کاملین اور انبیاء مرسلین کے حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے اس پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالٰی کے نزدیک بے وقعت ہے مثل ہبا منثورا ہے۔ البتہ مرد کی شرافت علم سے ہوتی ہے اور جنھیں علم دیا گیا وہ درجوں میں ہیں

[1] القرآن الکریم ۴۹/ ۱۳

[2] سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی فضل العلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۵۷، موارد الظمان کتاب العلم حدیث ۸۷ المطبعۃ السلفیہ ص ۴۸

[3] اتحاف السادۃ المتقین دار الفکر بیروت ۷/ ۷۷ و ۲۸۱، صحیح مسلم کتاب الایمان ۱/ ۱۱۴ و کنز العمال حدیث ۳۴۷۵۳ ۱۶/ ۱۹

[4] القرآن الکریم ۵۸/ ۱۱

[5](۲) وقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انما العلماء ورثۃ الانبیاء [6] وان فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم [7] (۳) بلکہ شرافت علم فوق شرافت نسب مے باشد کما فی الدر المختار لان شرفۃ العلم فوق شرف النسب و المال، کما جزم بہ البزازی و ارتضاہ الکمال [8] وغیرہ اگر کسے عالم صالح ماہر را بالفاظ مذکورۃ الصدر طعنا وتحقیرا مخاطب سازد بدائر کفر پا نہادہ باشد "إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا"	اللہ تعالٰی سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمھارے ادنی پر۔بلکہ علم کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے:اس لئے کہ علم کی شرافت نسب ومال کی شرافت سے اولٰی ہے۔جیسا کہ اس پر بزازی نے جزم فرمایا ہے اگر کوئی شخص عالم صالح ماہر کو الفاظ مندرجہ بالا سے طعن وتحقیر کے طور پر مخاطب کرے تو دائرہ کفر میں پاؤں رکھے گا۔

حررہ العاجز الفاقر الجانی محمد لطف الرحمٰن البردوانی المخاطب شمس العلماء مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ (بنگال)

نسب میں افضل کون؟

(از اعلیحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ)

اللھم لك الحمد یامن خلق الانسان،فجعلہ نسبا و صھرا وکنت قد یرا،صل علی من ارسلتہ من خیر فریقین من خیر شعوب من خیر	یا اللہ تیرے لئے حمد ہے اور وہ ذات جس نے انسان کو پیدا فرمایا تو اس کا نسب اور رشتہ دار بنایا اور تیری ذات قادر ہے اور رحمتیں نازل فرما اس ذات پر جس کو تو نے دو فریقوں میں بہتر

[5] القرآن الکریم ۳۵ /۲۷

[6] سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰

[7] جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ امین کمپنی دہلی ۲ /۹۳

[8] الدرالمختار کتاب النکاح باب الکفائۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱ /۱۹۵

قبائل من خیر بیوتا بشیرا ونذیرا ،وملکته نفع عترته وقرابته وخدمه وامته وکل من یلوذ بحضرته دنیا واخری،وعلی اله خیر ال وصحبه خیر صحب وبارك وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔	بنا کر بھیجا اور بہتر شریعت اور بہتر قبائل اور بہتر گھروں میں بشیر ونذیر بنایا اور اس کی اولاد قرابت، خادموں، امت اور دنیا و آخرت میں ان کے حضور ہر پناہ لینے والے کے نفع کے لئے تو نے اس کو مالک بنایا اور ان کی بہترین آل پاک اور بہترین صحابہ کرام پر اور برکتیں اور سلامتی کثیر در کثیر نازل فرما۔(ت)

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلاحاجت شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اسے ایذاء پہنچے، شرعًا ناجائز وحرام ہے۔اگر چہ بات فی نفسہ سچی ہو،فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا(ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) ابن السنی عمیر بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بغیر اسمه لعنته الملائکة[9] فی التیسیر ای بلقب یکرھا لا بنحو یا عبداللہ[10]۔	جو شخص کسی کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں تیسیر میں ہے یعنی کسی بدلقب سے جو اسے برا لگے نہ کہ اے بندہ خدا وغیرہ سے۔

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ[11]۔	جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

سنن ابی داؤد میں متعدد اصحاب کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[9] عمل الیوم واللیلة باب الوعید فی ان یدعی الرجل بغیر اسمه حدیث ۳۹۶ نور محمد کارخانہ کراچی ص ۱۳۷

[10] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث من دعا رجلا بغیر اسمه مکتبه الامام الشافعی ریاض ۲/ ۴۱۶

[11] المعجم الاوسط حدیث ۳۶۳۲ ومکتبه المعارف ریاض ۴/ ۳۷۳

من ظلم معاهدا فانا حجیجه یوم القیمة [12]۔	جو کسی ذمی پر زیادتی کرے تو روز قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

بحر الرائق و در مختار میں ہے:

فی القنیة قال لیهودی او مجوسی یاکافر یاثم ان شق علیه و مقتضاه انه یعزر لارتکابه الاثم [13]۔	جس نے کسی ذمی یہودی یا مجوسی سے کہا اے کافر، اور یہ بات اسے گراں گزری تو کہنے والا گنہگار ہوگا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اسے تعزیر کی جائے گی قنیہ۔

تحقیق مقام و مقال بکمال اجمال یہ ہے کہ مدار نجات تقوٰی پر ہے علی تبائن مراتبها و ثمراتها (فرق مراتب اور اس کے نتائج کے لحاظ سے) نہ کہ محض نسب، و ما یضاهیه من الفضائل موهوباتها و مکسوباتها (جو فضائل کے مشابہ ہو ان کے وہبی اور کسبی چیزوں میں) لہٰذا محض تقوٰی بس ہے۔ اگرچہ شرف نسب و تکمیل علوم سمیّہ نہ ہو اور مجرد شریف القوم یا ملا صاحب کہلانا کافی نہیں جبکہ تقوٰی اصلا نہ ہو۔

ان الزبانیة اسرع الی فسقة القراء منهم الی عبدة الاوثان [14]۔	بیشک عذاب کے سپاہی فاسق علماء کی طرف سبقت کریں گے اور یا جیسے، بتوں کے پجاری کی طرف جو عمل میں سست ہوگا فضل نسب میں آگے نہ ہوگا۔

حدیث من ابطأبه عمله لم یسرع به نسبه [15] کے یہی معنی ہیں نہ یہ کہ فضل نسب شرعا محض باطل و مہجور و ہبا منثور، یا شرافت و سیادت، نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز، نہ آخرت میں اصلا نافع و باعث اعزاز ___ حاشا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہر نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر لکھا ہے۔ اور سلسلہ طاہرہ ذریت عاطرہ میں انسلاک وانتساب ضرور آخرت میں بھی نفع

---

[12] سنن ابی داؤد کتاب الامارة باب تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۷۷

[13] الدر المختار کتاب الحدود باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۲۹

[14] کنز العمال برمز طب حل حدیث ۲۹۰۰۵ موسسة الرساله بیروت ۱۰/ ۱۹۱

[15] سنن ابی داود کتاب العلم باب فی فضل العلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۵۷، موارد الظمان کتاب العلم حدیث ۷۸ المطبعة السلفیه ص ۴۸

دینے والا ہے۔کتاب النکاح میں سارا باب کفاءت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ ومزیت پر مبنی ہے۔سید زادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرے گی نکاح ہی نہیں ہوگا جب تک بہ سبب فضل علم دین مکافات ہو کر کفاءت نہ ہو گئی ہو۔یونہی اگر غیر اب وجد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں وہ بھی باطل ومردود محض ہے۔اسی طرح اگر مغلانی۔پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دھنیے سے نکاح کرلے۔یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے یہ سب باطل ونامنعقد ہیں والمسائل مصرح بھا متونا وشروحا وفتاوٰی (یہ مسائل دیگر متداول کتب متون وشروح اور کتب فتاوٰی میں تفصیل سے درج ہیں) یوں ہی امامت صغرٰی کی ترتیب میں شرف نسب وجہ ترجیح ہے۔تنویر الابصار میں ہے:

الاحق بالامامۃ الاعلم الی قولہ ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا[16]۔	سب سے زیادہ مستحق امامت وہ ہے جو زیادہ علم رکھتا ہو (مصنف کے اس قول تک) پھر وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔

درمختار میں ہے:

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا[17] الخ۔	وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف پھر جس کی آواز بہتر ہو۔

قریش کی خلافت

اور امامت کبرٰی میں تو شرع مطہر نے اس درجہ کا لحاظ فرمایا ہے کہ اسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا۔غیر قریش اگرچہ عالم اجل ہو امام وخلیفہ نہیں ہوسکتا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الائمۃ من قریش[18] رواہ	تمام خلفاء قریش ہوں گے۔اس کو روایت

[16] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۲

[17] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۲

[18] مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۸۳،المستدرك للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۴/ ۷۶،السنن الکبرٰی کتاب الصلوٰۃ باب من قال یؤمھم ذونسب الخ دار صادر بیروت ۳/ ۱۲۱،السنن الکبرٰی کتاب قتال اہل البغی،باب الائمۃ من قریش دار صادر بیروت ۸/ ۱۴۳،المعجم الکبیر حدیث ۷۲۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱/ ۲۵۲

احمد و ابن ابی شیبہ والنسائی و ابن جریر والحاکم والبیہقی والضیاء فی المختارۃ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ وابوبکر بن ابی شیبہ ونعیم بن حماد و ابن السنی فی کتاب الاخوۃ والبیہقی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ۔	کیا ہے احمد، ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن جریر، حاکم اور بیہقی نے اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مختارہ میں اور طبرانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور نعیم بن حماد اور ابن السنی نے کتاب الاخوۃ میں اور بیہقی نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان ھذا الامر فی قریش لایعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجہہ فی النار، رواہ الائمۃ احمد[19] وبخاری و مسلم عن امیر معویۃ وصدرہ ابوبکر ابن ابی شیبہ عن ابی موسٰی الاشعری و ابن جریر عن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک خلافت قریش میں ہے جو ان میں سے بیر رکھے گا اللہ تعالٰی اسے منہ کے بل جہنم میں اُندھا دے گا۔ اسے روایت کیا ہے امام احمد اور بخاری اور مسلم نے امیر معاویہ سے حدیث کے ابتدائی حصہ کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابی موسٰی اشعری سے اور ابن جریر نے کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الا ان الامراء من قریش۔ رواہ ابویعلی[20] عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم، واحمد والحاکم والطبرانی بلفظ الامراء من قریش	سن لو، امراء وحکام اسلام قریش سے ہیں، اس کو روایت کیا ابو یعلٰی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے احمد حاکم اور طبرانی نے اس لفظ کے ساتھ کہ

[19] صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۷، صحیح البخاری کتاب الاحکام باب الامراء من قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۵۷، مسند احمد بن حنبل عن معاویہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۹۴، المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۲۴۳۹ ادارۃ القرآن کراچی ۱۲/ ۱۷۰

[20] مسند ابو یعلی عن علی رضی اللہ عنہ حدیث ۵۶۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۲۸۴

الامراء من قریش [21] عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	امراء قریش ہیں "اس کو ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اہل قریش کی فضیلت اور مقام و مرتبہ

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش ولاۃ ھذا الامر رواہ احمد [22] عن ابی بکر الصدیق وعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	اسلامی حکومت کے والی قریش ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے احمد نے حضرت ابوبکر صدیق سے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قدموا قریشا ولا تقدموھا [23] رواہ الامام الشافعی والامام احمد عن عبداللہ بن خطب والطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن السائب والبزار عن امیر المومنین علی وابن عدی عن ابی ھریرۃ وابن جریر عن الحارث بن عبداللہ وسیأتی فی حدیث عن انس و الشافعی والبیھقی فی معرفۃ الصحابۃ عن الزھری مرسلا رضی اللہ تعالٰی عنہم۔	قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اس کو روایت کیا ہے امام شافعی اور امام احمد نے عبداللہ بن خطب سے اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سائب سے اور بزار نے امیر المومنین علی سے اور ابن عدی نے ابوہریرہ اور ابن جریر نے اور عنقریب آئے گا حضرت انس ___ حارث بن عبداللہ سے کی حدیث اور شافعی اور بیہقی نے معرفۃ صحابۃ میں زہری سے مرسلا روایت کیا۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

[21] مسند احمد بن حنبل حدیث ابو برزہ اسلمی المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۴۲۴، المستدرک للحاکم کتاب الفتن والملاحم دار الفکر بیروت ۵/ ۵۰۱، کنز العمال بحوالہ (ک) حم طب عن ابی موسٰی الاشعری حدیث ۳۳۸۲۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۸

[22] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵

[23] کنز العمال بحوالہ الشافعی البیہقی فی معرفۃ الصحابہ والبزار عن علی الخ (حدیث ۹۱۔۹۰۔۳۳۷۸۹) ۱۲/ ۲۲

یا ایھا الناس لاتتقدموا قریشا فتھلکوا رواہ البیھقی عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ۔[24]	اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤگے اسے روایت کیا ہے۔ بیہقی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

دوسری روایت میں ہے:

فتغلبوا[25] رواہ ابن ابی طالب عن الامام الباقر رضی اللہ تعالٰی عنہ مرسلا وھو عندہ باللفظ الاول عن سھل بن ابی خیثمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	یعنی قریش پر سبقت نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤگے، اسے روایت کیا ہے ابن ابی طالب نے امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا، اور ان کے نزدیک پہلے الفاظ کے ساتھ سہل بن ابی خثیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

اور فرماتا ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الناس تبع لقریش فی ھذا الشان، [26] رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ واحمد ومسلم عن جابر والطبرانی فی الاوسط والضیاء عن سھل بن سعد وعبداللہ بن احمد واحمد وابن ابی شیبۃ عن معاویۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم وھذا عن سعید بن ابراھیم بلاغا۔	سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں اسے روایت کیا ہے امام بخاری ومسلم نے ابوہریرہ سے اور احمد ومسلم نے جابر سے اور طبرانی نے اوسط میں اور ضیا نے سہل بن سعد سے اور عبداللہ بن احمد اور احمد وابن ابی شیبہ نے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے، اور یہ سعید بن ابراہیم سے بلاغا روایت کی گئی ہے۔

حدیث ۲۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

24

25

26 صحیح البخاری باب المناقب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۶، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تبع لقریش الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹، مسند احمد بن حنبل عن انس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۳۱ و۳۷۹، المعجم الکبیر حدیث ۵۵۹۲ مکتبہ المعارف ریاض ۶/ ۲۷۷

قریش صلاح الناس ولا یصلح الناس الابھم رواہ ابن عدی[27] عن ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا۔	قریش آدمیوں کی سنوار ہیں لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔ روایت کیا ہے ابن عدی نے ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے۔

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش خالصۃ اللہ تعالٰی[28] رواہ ابن عساکر عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	قریش برگزیدہ خدا ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۲۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من یرد ھوا ن قریش اھان اللہ تعالٰی[29] رواہ احمد وابن ابی شیبۃ والترمذی والعدنی والطبرانی وابویعلی والحاکم وابونعیم فی المعرفۃ عن سعد بن ابی وقاص وتمام وابونعیم والضیاء عن ابن عباس	جو قریش کی ذلت چاہے اللہ اسے ذلیل کرے اسے روایت کیا ہے احمد، ابن ابی شیبہ ترمذی، عدنی، طبرانی، ابویعلی، حاکم اور ابونعیم نے معرفۃ میں سعد بن ابی وقاص سے اور تمام وابونعیم اور ضیاء نے ابن عباس سے اور طبرانی نے

[27] الکامل لابن عدی ترجمہ عمر بن حبیب العدوی دارالفکر بیروت ۵/ ۱۶۹۶، کنز العمال بحوالہ عد عن عائشہ حدیث ۳۳۷۹۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۲

[28] تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ اسحاق بن یعقوب داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۴۵۹، تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ سلمہ بن العیار داراحیاء التراث العربی بیروت ۶/ ۲۳۵، کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عمرو بن العاص حدیث ۳۳۸۱۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۶

[29] جامع الترمذی ابواب المناقب فضل الانصار وقریش امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۳۰، المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دارالفکر بیروت ۴/ ۷۴، مسند احمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۷۱و۱۷۶و۱۸۳، تہذیب دمشق الکبیر ترجمہ اسحاق بن یعقوب داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۴۵۹، کنز العمال بحوالہ حم ش والعدنی ت طب، ع ک وابی نعیم فی المعرفۃ عن سعد بن ابی وقاص وتمام وابی نعیم، ص عن ابن عباس کر عن عمرو بن ابی العاص موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۸

والطبرانی فی الکبیر عن انس وابن عساکر عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہم۔	کبیر میں انس سے اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

حدیث ۲۹ تا ۳۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین [30]۔رواہ احمد وابن ابی شیبۃ والطیالسی وابو یعلی وابن ابی عاصم والباوردی والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی المعرفۃ والضیاء فی المختارہ وابو نعیم فی الحلیۃ عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ ھذافیہا عن علی کرم اللہ وجہہ والطبرانی عن ابن ابی خیثمہ وابن النجار فی حدیث طویل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہما اولہ یا ایہا الناس قدموا قریشا ولاتقدموہا [31] وھوایضا قطعۃ من حدیث ابی بکر المار عن سھل۔	ایک مرد قریش کو قوت دو مردوں کے برابر ہے۔اس کو روایت کیا ہے احمد، ابن ابی شیبہ، طیالسی، ابویعلی، ابن ابی عاصم ماوردی اور طبرانی نے کبیر میں، اور حاکم نے مستدرک میں، اور بیہقی نے معرفۃ میں۔اور ضیاء نے مختارہ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی سے یہی الفاظ حلیہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور طبرانی نے ابن ابی خیثمہ سے اور ابن نجار نے طویل حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ اے لوگو! قریش کو مقدم کرو اور خود مقدم نہ بنو، یہ بھی مذکور ابوبکر عن سہل والی حدیث کا حصہ ہے۔

حدیث ۳۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لاتؤموا قریشا وائتموھا ولاتعلموا قریشا	قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔

[30] مسند احمد بن حنبل عن جبیر بن مطعم المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۸۱ و ۸۳

[31] المصنف لابن ابی شیبہ حدیث ۱۲۴۳۵ ۱۲/ ۱۶۸ و مسند ابی داؤد الطیالسی حدیث ۱۹۵۱ الجزء الرابع/ ۱۲۸، حلیۃ الاولیاء ترجمہ الامام الشافعی ۴۱۵ دار الکتاب العربی بیروت ۹/ ۶۴، المعجم الکبیر حدیث ۱۴۹۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/ ۱۱۴، کنز العمال بحوالہ ط حم وابن نعیم وابن ابی عاصم والماوردی حب کر طب ق فی المعرفۃ عن جبیر بن مطعم حدیث ۳۳۸۶۴ و ۳۳۸۶۵ و ۳۳۸۶۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۴

وتعلموا منها فان امانة الامین من قریش تعدل امانة امینین[32]۔رواہ ابن عساکر عن امیر المومنین علی کرم اللہ وجهه وهو ایضا بمعناہ قطعة من حدیث انس۔	قریش پر دعوٰی استادی نہ رکھو اور ان کی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔اسے روایت کیا ابن عساکر نے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے یہ بھی اپنے معنی کے اعتبار سے حدیث انس کا حصہ ہے۔

حدیث ۳۷ و۳۸:کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اعطیت قریش مالم یعط الناس[33] رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ ابونعیم فی معرفة الصحابة عن الحلیس رضی اللہ تعالٰی عنه ونعیم بن حماد عن ابی الزاهریة مرسلا وصله الدیلمی عنه عن خنیس رضی اللہ تعالٰی عنه هکذا فیما نقلت عنه بمعجمة فنون رواہ مصحفا عن حلیس بمهلة فلام۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔اس کو روایت کیا ہے حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں،ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں حلیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور نعیم بن حماد نے ابی زاہریہ سے مرسلا اور اس کو دیلمی نے عن حلیس عن خنیس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہہ کر متصل بنایا ہے"خ"کے بعد"ن" منقول ہے انھوں نے"ح"کے بعد لام سے "حلیس"کہہ کر روایت کیا۔واللہ تعالٰی اعلم۔

حدیث ۳۹ و۴۰:کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطها احد قبلهم ولایعطاها احد بعدهم۔	اللہ تعالٰی نے قریش کو ایسی سات باتوں سے فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔

انی منهم ایک تو یہ ہے کہ میں قریش ہوں(یہ تمام فضائل سے ارفع واعلٰی ہے)___وفیهم الخلافة والحجابة والسقایة اور انھیں میں خلافت اور کعبہ معظّمہ کی دربانی اور حاجیوں کا سقایہ____ونصرهم علی الفیل اور انھیں اصحاب فیل پر نصرت بخشی____وعبدوا اللہ عشر سنین لایعبدہ غیرهم اور انھوں نے دس سال اللہ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر کسی اور

[32] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن علی حدیث ۳۳۸۴۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۱

[33] کنز العمال بحوالہ حسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ الخ حدیث ۳۳۸۰۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۴

خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید و موالی)___ وانزل الله فیهم سورة من القراٰن لم یذکر فیها احد غیرهم لایلف قریش اور اللہ تعالٰی نے ان میں ایک سورۃ قرآن عظیم کی اتاری کہ اس میں صرف انھیں کا ذکر فرمایا اور وہ سورۃ لایلف قریش ہے___

رواه البخاری فی التاریخ [34] والطبرانی فی الکبیر و الحاکم فی المستدرك والبیهقی فی الخلافیات عن ام هانی وفی الاوسط عن سیدنا الزبیر رضی الله تعالٰی عنه ولفظها هذا ملفق منهما۔	اس کو روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے ام ہانی سے خلافیات میں اور اوسط میں سیدنا زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ،اور اس کے الفاظ ان دونوں سے مختلف ہیں۔

حدیث ۴۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یا معشر الناس احبوا قریشا فان من احب قریشا فقد احبنی ومن ابغض قریشا فقد ابغضنی وان الله تعالٰی حبب الی قومی فلا تعجل لهم نقمة ولا استکثر لهم نعمة [35]۔	اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے۔اور بیشک اللہ تعالٰی نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں۔

قریش برکت کے درخت

الاان الله تعالٰی علم مافی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیهم قال الله تعالٰی وانه لذکرلك	سن لو بیشک اللہ تعالٰی نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے۔ تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا کہ ارشاد فرمایا" بیشک

[34] کنز العمال بحوالہ تخ طب ك البیهقی فی الخلافیات حدیث ۳۳۸۱۹ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۷، کنز العمال بحوالہ المعجم الاوسط حدیث ۳۳۸۲۰ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۷، المستدرك للحاکم کتاب التفسیر تفسیر سورۃ قریش دار الفکر بیروت ۲/ ۵۳۶

[35] کنز العمال حدیث ۳۳۸۷۲ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۵

ولقومک"فجعل الذکر والشرف لقومی فی کتابه فالحمد لله الذی جعل الصدیق من قومی والشھید من قومی والائمة من قومی ان الله تعالٰی قلب العباد ظھر البطن فکان خیر العرب قریشا وھی الشجرة المبارکة التی قال الله عزوجل فی کتابه"مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة"یعنی بھا قریش"اصلھا ثابت یقول اصلھا کرم وفرعھا فی السماء"الشرف الذی شرفھم الله بالاسلام الذی ھداھم وجعلھم اھله،رواہ الطبرانی [36] فی الکبیر وابن مردویة فی التفسیر عن عدی بن حاتم رضی الله تعالٰی عنه وھذا مختصرا۔	یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی"تو اسے اپنی کتاب کریم میں میری قوم کے لئے ذکر وشرف رکھا اللہ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا اور میری قوم سے شہید اور میری قوم سے امام بیشک اللہ تعالٰی نے تمام بندوں کے ظاہر وباطن پر نظر فرمائی تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے اور وہی برکت والے درخت ہیں۔جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش کہ اس کی جڑ پائدار ہے یعنی ان کی اصل کرم ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں یعنی وہ جو اللہ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انھیں اس کا اہل کیا،اس کو طبرانی نے کبیر میں اور ابن مردویہ نے تفسیر میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔اور یہ مختصرا ہے۔

عزت داری اور بہتر قریش ہیں

حدیث ۴۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کنانة عزالعرب رواہ الدیلمی [37] وابن عساکر عن ابی ذر رضی الله تعالٰی عنه۔	بنی کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔اس کو روایت کیا ہے دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت ابوذر سے۔

[36] کنز العمال بحوالہ طب وابن مردویہ عن عدی بن حاتم حدیث ۳۳۸۷۲ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۵

[37] الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۴۹۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۳۰۳، کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ذر حدیث ۳۳۹۷۱و۳۴۰۳۹ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۵۵-۶۹

حدیث ۴۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش سادۃ العرب۔رواہ الرامھر مزی [38] فی کتاب الامثال عن الوضین بن مسلم مرسلاً۔	قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔اس کو روایت کیا ہے رامہرمزی نے کتاب الامثال میں وضین بن مسلم سے مرسلا

حدیث ۴۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

عبد مناف عز قریش وقریش تبع لولد قصی والناس تبع لقریش [39]۔رواہ ایضاً کذٰلك عن بن الضحاك ھذا مختصر۔	بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں۔اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں اسے بھی رامہرمزی نے کتاب الامثال میں عثمان بن ضحاک سے مرسلا روایت کیا۔یہ مختصر ہے۔

حدیث ۴۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یاابا الدرداء اذا فاخرت ففاخر بقریش رواہ عنه رضی اللہ تعالٰی عنه تمام فی فوائدہ وابن عساکر [40]	اے ابودرداء! جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔اس کو روایت کیا ہے ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تمام نے فوائد میں اور ابن عساکر نے۔

حدیث ۴۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

خیر الناس العرب وخیر العرب قریش وخیر قریش بنوھاشم۔رواہ الدیلمی [41]عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنه۔	سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قرشی،اور سب قریش سے بہتر بنی ہاشم،اس کو دیلمی نے امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

[38] کنز العمال بحوالہ الرامھرمزی فی الامثال حدیث ۳۳۱۱۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۸۸

[39] کنز العمال بحوالہ الرامھرمزی فی الامثال حدیث ۳۳۱۱۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۸۸

[40] کنز العمال بحوالہ تمام وابن عساکر حدیث ۳۴۱۲۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۸۹،تھذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ العباس بن عبداللہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۷/ ۲۲۸

[41] الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۲۸۹۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۷۸

اللہ تعالٰی کا انتخاب اور اس کی پسند

حدیث ۴۷و۴۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ اختار من اٰدم العرب واختار من العرب مضر ومن مضر قریشا واختار من قریش بنی ہاشم واختارنی من بنی ہاشم [42] رواہ البیہقی وابن عدی عن ابن عمر والحکیم الترمذی والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	بیشک اللہ تعالٰی نے بنی آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر، اور مضر سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم، اور بنی ہاشم سے مجھ کو، اس کو روایت کیا ہے بیہقی نے اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور حکیم ترمذی نے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۴۹تا۵۱: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ تعالٰی خلق خلقہ فجعلھم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیر ھم بیتا فانا خیرکم قبیلۃ وخیرکم بیتا۔ رواہ احمد والترمذی عن المطلب بن ابی وداعۃ والترمذی [43]	اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کئے مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا پھر قبیلوں میں خاندان بنائے، مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا، پھر میرا قبیلہ تمھارے قبیلوں سے بہتر اور میرا گھر تمھارے گھروں سے بہتر، اسے روایت کیا ہے احمد اور ترمذی

---

[42] نوادر الاصول الاصل السابع والستون دار صادر بیروت ص۹۶، المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۴/ ۷۳، کنز العمال بحوالہ ک عن ابن عمر حدیث ۳۳۹۱۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۴۳

[43] جامع الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۱، مسند احمد بن حنبل عن المطلب المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۱۰ و ۴/ ۱۶۶، المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۲۴۷

عن العباس بن عبدالمطلب والحاکم عن ربیعۃ بن الحارث رضی اللہ تعالٰی عنھم۔	نے مطلب بن ابی وداعہ سے اور ترمذی نے عباس بن عبدالمطلب سے اور حاکم نے ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

حدیث ۵۲و۵۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانۃ واختار قریشا من کنانۃ و اختار بنی ھاشم من قریش و اختارنی من بنی ہاشم وفی لفظ ثم اختار بنی عبد المطلب من بنی ھاشم ثم اختار نی من بنی عبد المطلب [44] رواہ ابن سعد عن عبداللہ بن عمیر مرسلا وھو البیھقی وحسنہ عن الامام الباقر وھو باللفظ الاخیر ابن سعد عن جعفر عن ابیہ۔	بے شک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا، پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا۔ بالفاظ دیگر پھر بنی ہاشم میں سے بنی عبدالمطلب کو چنا پھر عبدالمطلب سے مجھے چنا۔اس کو روایت کیا ہے ابن سعد نے عبداللہ بن عمیر سے مرسلا اور اس نے اور بیہقی نے امام باقر سے اس کی تحسین کی اور یہ آخری الفاظ ابن سعد نے جعفر سے انھوں نے اپنے باپ سے۔

حدیث ۵۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم [45] والترمذی	بے شک اللہ عزوجل نے اولاد اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا، بنی ہاشم سے مجھ کو چن لیا، روایت کیا اسے مسلم اور ترمذی نے

---

[44] کنز العمال بحوالہ ابن سعد عن عبداللہ بن عبید حدیث ۳۲۱۱۹، ۳۲۱۲۰، ۳۲۱۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۵۰، الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر من انتمی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۲۰و۲۱، السنن الکبرٰی کتاب النکاح باب اعتبار النسب فی الکفاءۃ دار صادر بیروت ۷/ ۱۳۴

[45] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل نسب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۵، جامع الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امین کمپنی کراچی ۲/ ۲۰۱

عن واثلۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حضور افضل ترین قبیلہ میں پیدا ہوئے

حدیث ۵۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔ رواہ البخاری [46] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میں ہر قرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا یہاں تک کہ اس طبقے میں آیا جس میں پیدا ہوا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اسے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۵۶: کہ فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

خرجت من افضل حیین من العرب ھاشم وزھرۃ [47] رواہ ابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں بنی ہاشم وبنی زہرہ سے پیدا ہوا۔ اس کو روایت کیا ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۵۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس ۴۰ مرد ہوگئے ایک بار انھوں نے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کرکے مال لے لیا۔ موسٰی علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی۔ اب عزوجل نے وحی بھیجی اے موسٰی! انھیں بد دعا نہ کرو کہ انھیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا جو میرا پیارا ہے اور انھیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا، فقط ایمان پر انھیں جنت دوں گا کہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔

اخرجتہ من خیر جیل من امتہ	میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے

[46] صحیح البخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۰۳

[47] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر طھارۃ مولدہ وطیب اصلہ، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۳/ ۲۲۶

قریشا ثم اخرجتہ من بنی ہاشم صفوۃ قریش فھم خیر من خیر رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ[48]۔	پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے۔ وہ بہتر سے بہتر ہیں اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ابی امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

نفس میں سب سے بہتر جان حضور

حدیث ۵۸، ۵۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اتا نی جبریل فقال یامحمد ان اللہ بعثنی فطفت شرق الارض وغربھا وسھلھا وجبلھا فلم اجد حیاخیرا من العرب ثم امرنی فطفت فی العرب فلم اجد حیاخیرا من مضر ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیاخیرا من کنانۃ ثم امرنی فطفت فی کنانۃ فلم اجد حیا خیرا من قریش ثم امرنی فطفت فی قریش فلم اجد حیاخیرا من بنی ہاشم ثم امرنی ان اختار من انفسھم فلم اجد فیھا نفسا خیرا من نفسک، رواہ الامام حکیم[49] عن الامام الصادق عن الامام الباقر وصدرہ الی مضر الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جبریل (علیہ السلام) نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا میں زمین کے پورب، پچھم، نرم و کوہ ہر حصے میں پھرا، کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا، پھر حکم فرمایا، میں نے مضر میں تفتیش کی کوئی قبیلہ کنانہ سے بہتر نہ پایا، پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا، پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر نہ پایا، پھر حکم دیا کہ سب میں بہتر نفس تلاش کرو تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اسے روایت کیا ہے امام حکیم نے امام صادق سے انھوں نے امام باقر سے اور اس کی ابتداء سے مضر تک دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

---

[48] مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب علامات نبوت باب فی کرامۃ النبی دار الکتاب بیروت ۸/ ۲۱۸

[49] نوادر الاصول الاصل السابع والستون دار صادر بیروت ص ۹۶

حدیث ۶۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قال لی جبریل قلبت مشارق الارض ومغاربھا فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و قلبت مشارق الارض ومغاربھا فلم اجد حیا افضل من بنی ھاشم رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر[50] عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا بسند صحیح۔	(مجھ سے جبریل نے کہا) میں نے زمین کے پورب پچھم سے تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر، اس کو روایت کیا ہے حاکم نے کنی میں اور ابن عساکر نے ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے صحیح سند کے ساتھ۔

حدیث ۶۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الخلافۃ فی قریش[51] رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن عتبۃ بن عبدان رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند صحیح۔	خلافت قریش میں ہے۔ اس کو روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے کبیر میں عتبہ بن عبدان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ۔

ہم نے احادیث کو اسی مضمون سے شروع کیا تھا اور اسی پر ختم کیا کہ اول باآخر نسبتے دارد (کہ اول آخر کے ساتھ نسبت رکھتا ہے)

احکامات اور نکات

اور اب بعض دیگر احکام میں فرق دکھا کر اخلاق فاضلہ پھر نفع اخروی کی طرف توجہ کریں۔ تین حکم تو یہ تھے:

(۱) نکاح

(۲) امامت صغری

(۳) امامت کبری

[50] کنز العمال بحوالہ حاکم فی الکنی وابن عساکر عن عائشہ حدیث ۳۲۱۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۵۱

[51] مسند احمد بن حنبل عن عتبہ بن عبدان المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۱۸۵، المعجم الکبیر عن عتبہ بن عبدان حدیث ۲۹۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۱۲۱

(۴) حکم چہارم، عرب کبھی بحال کفر بھی غلام نہ بنائے جائیں گے۔
(۵) حکم پنجم، ان کے مشرکوں پر جزیہ نہ رکھا جائے گا کہ ان میں جو غلام نہ بن سکے اس پر جزیہ بھی نہیں
(۶) حکم ششم، ان کی زمین سے کبھی خراج بھی نہیں لیا جائے گا وہ بہر حال عشری ہے درمختار میں ہے:

قتل الاساری ان شاء ان لم یسلموا او استرقھم او ترکھم احرارا ذمۃ لنا الامشرکی العرب[52]۔	مشرکین عرب کے علاوہ دیگر عرب نژاد اگر اسلام نہ لائیں تو ان کے بارے اختیار ہے کہ قتل کریں یا آزاد یا انھیں غلام بنائے ہمارے ذمے چھوڑ دے

اسی کی فصل فی الجزیہ میں ہے:

توضع علی کتابی ومجوسی ووثنی عجمی لجواز استرقاقہ فجاز ضرب الجزیۃ علیہ لاعلی وثنی عربی[53]۔	جزیہ مقرر کیا جائے گا کتابی، مجوسی، اور بت پرست پر، کیونکہ ان کا غلام بنانا جائز ہے، تو ان پر جزیہ مقرر کرنا جائز ہے نہ کہ عربی بت پرست پر۔

اسی کے باب العشر میں ہے:

ارض العرب عشریۃ[54]۔	عرب کی زمین عشری ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

لان کمالارق علیھم لاخراج علی اراضیھم نھر و تمامہ فی الفتح[55]۔	اس لئے کہ جیسا کہ ان پر غلامی نہیں ہے ان کی زمینوں پر خراج بھی نہیں، نہر اس کی کامل بحث فتح میں ہے۔

حدیث ۶۲: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس میں فرمایا:

لوکان ثابتا علی احد من العرب رق کان الیوم[56]	اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

[52] درمختار کتاب الجهاد باب الغنم مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۴۲
[53] درمختار کتاب الجهاد فصل فی الجزیہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۱
[54] درمختار کتاب الجهاد باب العشر والخراج والجزیہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۴۸، ۳۴۷
[55] ردالمحتار کتاب الجهاد باب العشر والخراج والجزیہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۵۴
[56] کنز العمال بحوالہ طب عن معاذ حدیث ۳۳۹۳۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۴۷

(۷) حکم ہفتم، نہایۃ و تبیین وشافی وفتح ودرر وغیرہا میں ہے:

تعزیر اشراف الاشراف وھم العلماء والعلویۃ بالاعلام بان یقول لہ القاضی بلغنی انك تفعل کذا فینزجر[57]۔	یعنی علماء سادات سب سے اعلٰی درجہ کے اشراف ہیں ان سے اگر کوئی تقصیر موجب تعزیر واقع ہو کہ اراذل کرتے تو ضرب و حبس کے مستحق ہوتے، ان کے علاوہ کے لئے اس قدر بس ہے کہ قاضی کہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں اس قدر ان کے زجر کو بس ہے۔

لغزشیں

حدیث ۶۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اقیلوا الکرام عثراتھم رواہ ابن[58] عساکر عن ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا قطعۃ من حدیث۔	کریموں کی لغزشوں سے در گزر کرو، اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے یہ حدیث کاایک ٹکڑا ہے۔

حدیث ۶۳تا۶۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

تجافوا عن عقوبۃ ذی المروءۃ الا فی حد من حدود اللہ تعالٰی[59]۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت وصدرہ لہ فی کتاب مکارم الاخلاق	اصحاب مروت کی سزا سے در گزر کرو مگر حدود الٰہیہ سے کسی میں۔ اسے روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں زید بن ثابت سے اور اس کا ابتدائی حصہ ان کی کتاب مکارم الاخلاق میں ہے اور

[57] ردالمحتار کتاب الحدود باب التعزیر داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۱۷۸، تبیین الحقائق بحوالہ نہایۃ کتاب الحدود باب التعزیر المطبعۃ الکبرٰی بولاق مصر ۳/ ۲۰۸، فتح القدیر کتاب الحدود باب التعزیر مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۵/ ۱۱۲

[58] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۱۵۰۵۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۱۱۰

[59] کنز العمال بحوالہ طس عن زید بن ثابت حدیث ۱۲۹۸۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/ ۳۱۰، کنز العمال بحوالہ طب فی مکارم الاخلاق وابی بکر بن المزربان ۱۲۹۸۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/ ۳۱۱

ولابی بکر بن المرزبان فی کتاب المروءۃ عن ابن عمر ولمعناہ مع زیادۃ لھذا عن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالٰی عنھم وفی الباب غیرھم۔	ابوبکر بن مرزبان کی کتاب "المروءۃ" میں ابن عمر سے اور اسی معنی کے ساتھ کچھ زیادہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے اور اس باب میں ان کے غیر سے روایت ہے۔

حدیث ۶۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اقبلوا ذوی الھیئات عثراتھم الا الحدود۔ رواہ احمد[60] و البخاری فی الادب المفرد وابوداؤد عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا۔	عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود، اس کو احمد اور بخاری نے ادب المفرد میں اور ابوداؤد نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا ہے۔

تذییل: تعظیم

حدیث ۶۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لایقوم الرجل من مجلسہ الا لبنی ھاشم رواہ الخطیب[61] عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوائے بنی ہاشم کے۔ اسے روایت کیا ہے خطیب نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

دوسری روایت میں ہے:

یقوم الرجل من مجلسہ لاخیہ الابنی ھاشم لا یقومون لاحد رواہ	ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں، اس کو

[60] مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/ ۱۸۱، الادب المفرد حدیث ۴۶۵ المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل ص ۱۳۳، سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب فی الحد یشفع فیہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۴۵، کنز العمال بحوالہ حم خد عن عائشہ حدیث ۱۲۹۷۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/ ۳۰۹

[61] تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن علی ۱۰۷۶ دارالکتب العربی بیروت ۳/ ۸۸

الطبرانی[62] فی الکبیر والخطیب۔	طبرانی نے کبیر میں اور خطیب نے روایت کیا۔

اخلاق فاضلہ

مشاہدہ شاہد اور تجربہ گواہ ہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروت، سخاوت، شجاعت، سیر چشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرہا بکثرت اخلاق حمیدہ، موہوبہ، مکسوبہ، میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم وحوا علیہما الصلٰوۃ والسلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس شیئ خیرا من الف مثلہ الاالانسان. اخرجہ الطبرانی[63] فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	انسان کے سوا کوئی چیز اس کی ہم جنس ہزار کے برابر نہیں ہوسکتی، اس کو بیان کیا ہے طبرانی نے کبیر میں اور ضیاء نے مختارہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

یوں ہی تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں۔ قریش کی جرات، شجاعت، سماحت، فتوت، قوت، شہامت، اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرہ آفاق رہی ہے۔ اور ان میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست ودناءت سے معروف تھے۔ **حتی قال قائلھم** (ان میں سے ایک نے کہا۔ ت):

اذا کانت النفس من باھلہ ومایںفع الاصل بنی ھاشم

ولو قیل للکلب یاباھلی عوی الکلب من لؤم ھذا النسب[64]

(بنی ہاشم سے اصل کا ہونا نافع نہیں جب وہ بنی باہلہ کا فرد ہو۔ جب کتے کو "یاباہلی" کہا جائے تو وہ اس نسب کی شرمساری سے ماند ہوجاتا ہے۔ ت)

[62] المعجم الکبیر حدیث ۷۹۴۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸ /۲۸۹، کنز العمال بحوالہ طب والخطیب عن ابی امامۃ حدیث ۳۳۹۱۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲ /۴۳

[63] المعجم الکبیر حدیث ۶۰۹۵ المکتبہ الفیصلیہ بیروت ۶ /۲۳۸، کنز العمال بحوالہ طب والضیاء عن سلمان حدیث ۳۴۶۱۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲ /۱۹۱

[64] سیر اعلام النبلاء ترجمہ قتیبہ بن مسلم ۱۶۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴ /۴۱۰۔۴۱۱

اسی تفاوت ہمت کے باعث ہے کہ دنیاودین دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنت ملک وسلطنت علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی دوسری قوموں کا اس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم ہے۔ عجم میں جو شریف قومیں تھیں اور ہیں خصوصاً اہل فارس___ حدیث ۴۶ کے تتمہ میں ہے: وخیر العجم فارس[65] (عجمیوں میں بہتر فارس ہیں) تو مصداق حدیث صحیح:

لوکان العلم معلق بالثر یالیناله رجل من اهل فارس۔اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه ولفظ مسلم لو کان الدین عند الثریالذهب به رجل من فارس اوقال من ابناء فارس حتی یتناوله[66] اعنی امام الائمة مالك الازمة کاشف الغمة،سراج الامة سیدنا امام ابوحنیفة و رواه الطبرانی[67] فی الکبیر عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما۔	علم اگر ثریا پر (کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے) آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے لے آتا۔اصل حدیث بخاری ومسلم میں ابوہریرہ سے ہے اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اس کو حاصل کرلیتا۔ یا فرمایا: فارس کی اولاد میں سے اس کو حاصل کرلیتا۔وہ شخص امام الائمہ،مالک الازمہ،کاشف الغمہ،سراج الامۃ سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں اور اس کو طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر، خصوصاً اولاد کسرٰی کہ فارس کی اعلٰی نسل شمار ہوتی ہے جو ہزارہا سال صاحب تاج وتخت رہی اور ان کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں، جیسے قریش کہ زمانہ جاہلیت میں بت پرست تھے اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے۔ انھیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) یونہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں۔ بلکہ تیسیر میں زیر حدیث:

لوکان الایمان عند الثریا لتناوله رجال	اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو اس کے علاقے

---

[65] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۸۹۲ دار الکتب العلمیه بیروت ۲ /۱۷۸،کنز العمال حدیث ۳۴۱۰۹ موسسة الرساله بیروت ۱۲ /۸۷

[66] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل فارس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۳۱۲

[67] المعجم الکبیر عبداللہ ابن عباس حدیث ۱۰۴۷۰ المکتبة الفیصلیة بیروت ۱۰ /۲۵۱

من فارس۔	(یعنی فارس) کے لوگ اس کو حاصل کرلیتے۔

قیل ارادبفارس هنا اهل خراسان [68] (کہا جاتا ہے فارس سے مراد یہاں اہل خراسان ہیں۔ت) اور نسب بلاد مثل خراساں و بلخ ومرو دتتر کا ذکر خارج از بحث ہے۔ شرافت ودناءت کسی شہر کے سکونت پر نہیں، نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اس کے جواز سے زائد دلیل نادر پر حکم۔ فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہوگیا۔ تمام انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام نے بکریاں چرائیں، اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریا نبی ہوگیا۔ اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ کہ فردا فردا۔ اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی۔ اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے۔ اور احادیث کثیرہ اس پر ناطق متعدد احادیث سے گزرا کہ: ایک قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہوتی ہے۔ اور ایک قریش کی امانت دو آدمیوں کے مثل۔

حدیث ۶۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر۔ رواہ الطبرانی [69] فی الکبیر عن ابن عباس۔	جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے۔ (جس میں سے قریش ہیں)۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ابن عباس سے۔

حدیث ۷۰: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قسم الحیاء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب وجزء فی سائر الناس، رواہ الخطیب [70] فی البخلاء عن محمد بن مسلم۔	حیاء کے دس حصے کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں اور ایک باقی تمام لوگوں میں، اس کو روایت کیا ہے خطیب نے بخلاء میں محمد بن مسلم سے۔

[68] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث لوکان الایمان عند الثریا مکتبہ الامام الشافعی ریاض ۲/ ۳۰۹

[69] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۴۱۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۱۷۸

[70] کنز العمال بحوالہ الخطیب فی کتاب البخلاء حدیث ۳۴۱۱۷ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۸۸

حدیث ۷۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات فظل ساخطالقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قریشی او انصاری اوثقفی اودوسی،الحدیث۔رواہ احمد[71] والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند صحیح۔قال المناوی فی التیسیر لانھم لمکارم اخلاقھم وشرف نفوسھم وطیب عنصرھم لاتطمح نفوسھم الی ماینتظر الیہ السفلۃ والرعاع من استکثار العوض علی الھدیۃ[72]۔	بے شک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا میں نے اس کے بدلے چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا، بے شک میرا ارادہ ہوا کہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا،الحدیث۔اس کو روایت کیا ہے احمد اور ترمذی اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ، مناوی نے تیسیر میں کہا کہ وہ اپنے کرم اخلاق اور شرافت کے باعث کمینوں کی طرح ہدیہ پر زیادہ معاوضے کی نگراں نہیں رہتے۔

امانتدار

حدیث ۷۲: حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لایملی مصاحفنا الاغلمان قریش وغلمان ثقیف۔ رواہ ابونعیم[73] عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ہمارے مصحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے (یہ باب امانت سے ہوا) اسے ابونعیم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۷۳و۷۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

[71] جامع الترمذی ابواب المناقب باب فی ثقیف وبنی حنفیہ امین کمپنی دہلی ۲ /۲۳۳،مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۲۹۲

[72] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان فلانا اھدی لی ناقۃ الخ مکتبہ الامام الشافعی ریاض ۱ /۳۲۴

[73] کنز العمال بحوالہ ابی نعیم عن جابر حدیث ۳۷۹۸۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴ /۷۷

ان قریشا اھل صدق وامانۃ فمن بغی لھم العواثر کبہ اللہ علی وجھہ رواہ الامام الشافعی وابو بکر ابن ابی شیبۃ والامام احمد[74] والبخاری فی الادب المفرد وابن جریر والشاشی و الطبرانی والضیاء عن رفاعۃ بن رافع الزرنی وابن النجار عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بیشک قریش راستی وامانت والے ہیں تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔اسے روایت کیا ہے امام شافعی اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام احمد اور بخاری نے ادب المفرد میں اور ابن جریر اور شاشی اور طبرانی اور ضیاء نے رفاعہ بن رافع الزرنی سے اور ابن النجار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

چار خصلتیں

حدیث ۷۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان فیھم لخصالا اربعا انھم اصلح الناس عند فتنۃ واسرعھم اقامۃ بعد مصیبۃ واوشکھم کرۃ بعد فرۃ وخیرھم لسکین ویتیم وامنعھم من ظلم الملوک، رواہ ابونعیم فی الحلیۃ[75] عن المستورد الفھری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	یعنی قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہوجاتے اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں اور مسکین ویتیم ومملوک کے حق میں سب سے بہتر ہے۔اس کو روایت کیا ہے ابونعیم نے حلیہ میں المستورد الفہری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

[74] مسند احمد بن حنبل حدیث رفاعہ بن رافع المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۳۴۰، المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۲۴۳۳ ادارۃ القرآن کراچی ۱۲/ ۱۶۸، المعجم الکبیر حدیث ۴۵۴۴ و۴۵۴۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۵/ ۴۵و۴۶

[75] حلیۃ الاولیاء ترجمہ عبداللہ بن وہب ۴۲۵ دارالکتب العربی بیروت ۸/ ۳۲۹، کنز العمال بحوالہ حل عن المستورد والفہری حدیث ۳۳۸۸۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۸، کنز العمال بحوالہ حل عن المستورد والفہری حدیث ۳۳۹۰۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۴۰و۴۱

نیک عورتیں

حدیث ۷۶ تا ۷۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

خیر الناس رکبن الابل صالح النساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ۔رواہ احمد[76] والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ و ابوبکر ابی شیبۃ عن مکحول مرسلا وابن سعد فی طبقاتہ عن ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیویاں ہیں اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان اسے روایت کیا ہے احمد اور بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے مکحول سے مرسلا اور ابن سعد نے اپنے طبقات میں ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۷۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الناس معادن کمعادن الذھب و الفضۃ والعرق دساس وادب السوء کعرق السوء رواہ البیھقی[77] فی شعب الایمان والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں۔اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔اس کو روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان اور خطیب نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

یہیں سے کہتے ہیں کہ: اصل بد از خطاء خطانہ کند (بد اصل غلطی کا مرتکب رہتا ہے۔ت)

کُف میں شادی

حدیث ۸۰ تا ۸۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[76] صحیح البخاری کتاب النفقات باب حفظ المرأۃ زوجھا فی ذات یدہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۸۰۸، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل نساء قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۸-۳۰۷، مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۲۶۹-۳۱۹-۳۹۳-۵۰۲

[77] شعب الایمان حدیث ۱۰۹۷۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷ /۴۵۵، تاریخ بغداد ترجمہ احمد بن اسحاق بن صالح الخ دار الکتب العربی بیروت ۴ /۳۰

تخیروا النطفکم فانکحوا الاکفاء وانکحوا الیھم [78] وفی لفظ فان النساء یلدن اشباہ اخوانھن و اخواتھن، رواہ ابن ماجۃ [79] والحاکم والبیھقی و الحاکم فی السنن، وباللفظ الاخر ابن عدی وابن عساکر کلھم عن ام المومنین الصدیقۃ صدرہ عند تمام والضیاء وابی نعیم فی الحلیۃ عن انس وعند ابن عدی والدیلمی عن ابن عمر۔	اپنے نطفے کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کف میں بیاہ ہو اور کف سے بیاہ کر لاؤ کہ عورتیں اپنے ہی کنبے کے مشابہ جنتی ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے اور حاکم نے سنن میں اور دوسرے الفاظ میں ابن عدی اور ابن عساکر سب نے ام المومنین صدیقہ سے۔ حدیث کا ابتدائی حصہ تمام ضیاء اور ابو نعیم کی حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ابن عدی و دیلمی کے ہاں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۸۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

تزوجوا فی الحجز الصالح فان العرق دساس، رواہ ابن عدی والدار [80] قطنی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اچھی نسل میں شادی کرو کہ رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عدی اور دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۸۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ایاکم وخضراء الدمن المرأۃ الحسناء فی المنبت السوء رواہ	گھوڑے کی ہریالی سے بچو، بری نسل میں خوب صورت عورت ___ اس کو روایت

[78] سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب الاکفاء ص ۱۴۲ والسنن الکبرٰی کتاب النکاح باب اعتبار الکفاءۃ ۷/ ۱۳۳، المستدرک للحاکم کتاب النکاح باب تخیروا النطفکم الخ دار الفکر بیروت ۲/ ۱۶۳

[79] الکامل لابن عدی ترجمہ عیسٰی بن عبداللہ الخ دار الفکر بیروت ۵/ ۱۸۸۳، کنز العمال بحوالہ عد وابن عساکر عن عائشہ حدیث ۴۴۵۵۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/ ۲۹۵

[80] الکامل لابن عدی ترجمہ ولید بن محمد الموقری دار الفکر بیروت ۷/ ۲۵۳۵، کنز العمال بحوالہ عن انس حدیث ۴۴۵۵۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/ ۲۹۶

الرامهرمزی [81]فی الامثال والدارقطنی فی الافراد و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنه۔	کیا ہے رامہرمزی نے امثال میں اور دارقطنی نے افراد میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابی سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۸۵و۸۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

العرب للعرب اکفاء والموالی للموالی اکفاء الاحائك اوحجام رواہ البیہقی [82]عن ام المومنین وعن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنهم۔	عرب عرب کے کفو ہیں اور موالی موالی کے۔مگر جولاہا یاحجام،اس کو روایت کیا ہے بیہقی نے ام المومنین وابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے۔

نفع آخرت

ظاہر ہے کہ اخلاق فاضلہ باعث اعمال صالحہ ہیں۔اور اعمال صالحہ نفع آخرت اور اس خصوص میں خصوص بکثرت۔

حدیث ۸۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

قریش علی مقدمة الناس یوم القیمة ولولاان تبطر قریش لاخبرتها بما لمحسنها من الثواب عند اللہ۔ رواہ ابن [83]عدی عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنه۔	قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انھیں بتادیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔اس کو روایت کیا ہے ابن عدی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

---

[81] الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۱۵۳۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۸۲،کنز العمال بحوالہ الرامہر مزی فی الامثال حدیث ۳۴۵۸۷ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۳۰۰

[82] السنن الکبرٰی کتاب النکاح باب اعتبار الصنعۃ فی الکفاءۃ دار صادر بیروت ۷/ ۱۳۴و۱۳۵

[83] الکامل لابن عدی ترجمہ اسمٰعیل بن یحیی مدنی دار الفکر بیروت ۱/ ۲۹۹،کنز العمال بحوالہ عن جابر حدیث ۳۳۱۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۵

روزقیامت حضور سے قریب تر قریش ہوں گے

حدیث ۸۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان لواء الحمد یوم القیامۃ بیدی وان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب۔رواہ الامام والترمذی[84] الحکیم والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔اور بے شک اس دن تمام مخلوق میں عرب میرے نشان سے زیادہ قریب ہوں گے اسے روایت کیا ہے امام ترمذی حکیم نے اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۸۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اول من اشفع لہ یوم القیمۃ من امتی اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا افضل رواہ الطبرانی[85] فی الکبیر والدار قطنی فی الافراد والمخلص فی الفوائد عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	روز قیامت میں سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا۔ پھر درجہ بدرجہ زیادہ نزدیک ہیں قریش تک۔پھر انصار۔پھر وہ اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم۔اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں اور دار قطنی نے افراد میں اور مخلص نے فوائد میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

[84] شعب الایمان حدیث ۱۶۱۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲ /۲۳۲، کنز العمال بحوالہ الحکیم طب ھب حدیث ۳۳۹۲۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲ /۴۶، مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل العرب دار الکتاب بیروت ۱۰ /۵۲

[85] المعجم الکبیر عن ابن عمر حدیث ۱۳۵۵۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲ /۴۲۱، کنز العمال بحوالہ طب ك حدیث ۳۴۱۴۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲ /۹۴

ترجیح قریش کی ہوگی

حدیث ۹۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لو انی اخذت بحلقة باب الجنة مابدأت الابكم يابنی هاشم ،رواه الخطيب[86] عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه۔	میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم ! پہلے میں تمھیں سے شروع کروں۔اسے روایت کیا ہے خطیب نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۹۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

أترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبدالمطلب احدا۔رواه ابن النجار[87] عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما۔	کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔اس کو روایت کیا ہے ابن النجار نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

حضور سے قرابت

حدیث ۹۲ تا ۹۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

كل سبب ونسب منقطع يوم القيمة الا سببی ونسبی رواه البزار[88] والطبرانی فی الكبير والحاكم فی المستدرك	ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہوجائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ،اسے روایت کیا ہے بزار اور طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک

---

[86] تاریخ بغداد ترجمہ عبداللہ بن الحسن ۵۰۵۸ دارالکتب العلمیہ بیروت ۹ /۴۳۹

[87] کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن ابن عباس حدیث ۳۳۹۰۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲ /۴۱

[88] المعجم الکبیر حدیث ۲۶۳۳ تا ۲۶۳۵ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۳ /۴۵ وحدیث ۱۱۶۲۱ ۱۱ /۲۴۳،السنن الکبرٰی کتاب النکاح بیروت ۷ /۱۱۴ و المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ ۳ /۱۴۲ کنز العمال حدیث ۳۱۹۱۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱ /۴۰۹

وصححه وقال الذهبی اسنادہ صالح والدارقطنی و البیھقی فی السنن والضیاء فی المختارۃ عن امیر المومنین عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمة رضی اللہ تعالٰی عنھم ،وھو عند احمد و الحاکم والبیھقی عن المسعر فی حدیث اولہ فاطمة بضغة منی [89] وحدیث الفاروق مع قصة تزوجه سیدتنا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالٰی عنھم رواہ سعید بن منصور فی سننه وابن سعد فی الطبقات و ابونعیم فی المعرفة وابن عساکر بطرق ابن راھویة مختصرا۔	میں اور اسے صحیح کہا،اور ذہبی نے کہا اس کی سند صالح ہے۔ اور دار قطنی اور بیہقی نے سنن میں اور ضیاء نے مختارہ میں امیر المومنین عمر سے،اور طبرانی نے ابن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اور یہ حدیث احمد،حاکم اور بیہقی کے ہاں مسعر سے مروی ہے اس حدیث کے اول میں ہے فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میرے گوشت کا قطعہ ہے۔اور حدیث فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث مع قصہ حضرت سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالٰی عنہا کا اپنے ساتھ نکاح مروی ہے۔سعید بن منصور سے سنن میں اور ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور ابن عساکر نے متعدد طرق سے اور ابن راہویہ نے مختصرا روایت کیا ہے۔

حدیث ۹۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کل نسب وصھر ینقطع یوم القیمة الا نسبی و صھری۔رواہ ابن [90] عساکر عن عبداللہ بن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	ٹوپی اور پاپچّے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہوجائیں گے مگر میرے رشتے۔اس کو روایت کیا ابن عساکر نے عبداللہ بن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی	کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری

[89] السنن الکبرٰی کتاب النکاح ۷ /۶۴ والمستدرك کتاب معرفة الصحابة ۳ /۱۵۸،کنز العمال بحوالہ حم ك حدیث ۳۴۲۲۳ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۲ /۱۰۸

[90] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر حدیث ۳۹۱۵ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۱ /۴۰۹

لاتنفع کل سبب ونسب منقطع یوم القیمة الا نسبی وسببی فانها موصولة فی الدنیا والاخرة۔رواہ البزار[91]۔	قرابت نفع نہ دے گی۔ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور علاقہ کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں یوں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا:

مابال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لا تنفع قومه یوم القیمة بلٰی واللہ ان رحمی موصولة فی الدنیا والاخرة۔رواہ الحاکم[92] عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنه وصححه ابن حجر فی غیر ما مقام۔	کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔اسے روایت کیا ہے حاکم نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کو ابن حجر نے کئی مقام پر صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث ۹۷تا۱۰۱: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع بل حتی حاء و حکم۔رواہ الحاکم و ابن عساکر عن ابی بردة و معناہ عند الطبرانی وابن مندة والدیلمی عن ابی هریرة وابن عمر وعمار معا رضی اللہ تعالٰی عنهم اجمعین وبوجه اخر عند الطبرانی فی الکبیر[93] عن ام هانی رضی اللہ تعالٰی عنها وسیاتی۔	کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء وحکم دو قبیلہ یمن کو،اسے روایت کیا ہے ابن عساکر نے ابی بردہ سے۔اسی معنی کو طبرانی،ابن مندہ اور دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ ابن عمر اور عمار سے اجتماعی طور پر روایت کیا ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اور ایک اور طریق سے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اور ابھی یہ روایت آئے گی۔

---

[91] مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب علامات النبوۃ باب فی کرامته صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم دار الکتاب بیروت ۸ /۲۱۶

[92] المستدرك للحاکم کتاب معرفة الصحابة من اهان قریشیا اهانه اللہ دار الفکر بیروت ۴ /۷۴، مجمع الزوائد باب ماجاء فی حوض النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم دار الکتاب بیروت ۱۰ /۳۶۴

[93] مجمع الزوائد کتاب المناقب باب مناقب ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنه دار الکتاب بیروت ۹ /۲۵۷

جنت میں بلند درجے والا کون!

حدیث ۱۰۲و۱۰۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

رأیت کانی دخلت الجنة فرأیت الجعفر درجة فوق درجة زید فقلت ماکنت اظن ان زیدا دون جعفر فقال جبریل ان زیدا لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفرا لقرابته منک۔رواه الحاکم [94] عن ابن عباس وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن عمر بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنهم مرسلا۔وهذا لفظ ملفق بینهما۔	میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن ثابت کے درجے سے اوپر ہے۔ میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے۔ جبریل نے عرض کی زید جعفر سے کم تو نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا ہے کہ انھیں حضور سے قرابت ہے۔اس کو روایت کیا ہے حاکم نے ابن عباس سے اور ابن سعد نے طبقات میں محمد بن عمر بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرسلا اور یہ لفظ دونوں میں مختلف ہیں۔

حدیث ۱۰۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من قرأالقرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله اللہ به الجنة وشفعه فی عشرة من اهله بیته کلهم قد وجبت له النار۔رواه ابن [95] ماجة والترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه۔	جس نے قرآن حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے اہل خانہ کے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول ہوگی جن پر جہنم واجب ہوچکی تھی۔اس کو روایت کیا ہے ابن ماجہ اور ترمذی نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے۔

[94] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ترجمہ جعفر بن ابی طالب دار صادر بیروت ۴ /۳۸، المستدرك للحاکم کتاب معرفة الصحابة دار الفکر بیروت ۳ /۲۱۰

[95] جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن امین کمپنی دہلی ۲ /۱۱۴، سنن ابن ماجہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمه الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۱۹

شفاعت اور مغفرت

حدیث ۱۰۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الحاج یشفع فی اربع مائۃ من اھل بیت اوقال من اھلہ بیتہ ویخرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ رواہ البزار[96] عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	چار سو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کو روایت کیا ہے بزار نے ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۱۰۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الشھید یشفع فی سبعین من اھل بیتہ رواہ ابوداؤد[97] وابن حبان فی صحیحہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں مقبول ہوگی۔ اس کو ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الشھید یغفرلہ اول دفقۃ من دمہ ویزوج حوراوین ویشفع فی سبعین من اھل بیتہ رواہ الطبرانی[98] فی الاوسط بسند حسن عن ابی ھریرۃ	شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔ اور دم نکلتے ہی دو۲ حوریں اس کی خدمت کو آجاتی ہیں اور اپنے گھر والوں سے ستّر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے اسے

[96] کنز العمال بحوالہ البزار عن ابی موسٰی حدیث ۱۱۸۴۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۵ /۱۴، الترغیب والترھیب بحوالہ البزار کتاب الحج حدیث ۱۵ مصطفی البابی مصر ۲ /۱۶۶، مجمع الزوائد بحوالہ البزار باب دعاء الحجاج والعمار دار الکتاب بیروت ۳ /۲۱۱

[97] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الشھید یشفع آفتاب عالم پریس لاہور ۱ /۳۴۱، موارد الظمآن حدیث ۱۶۱۲ المطبعۃ السلفیہ ص ۳۸۸

[98] المعجم الاوسط حدیث ۳۳۲۳ مکتبہ المعارف ریاض ۴ /۱۸۱

رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	طبرانی نے اوسط میں بسند حسن ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰۸و۱۰۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

للشھید عنداللہ سبع خصال (الی ان قال) ویشفع فی سبعین انسانا من اقاربہ۔ رواہ احمد[99] بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت والترمذی وصححہ وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما۔	شہید کے لئے اللہ تعالٰی کے یہاں سات کرامتیں ہیں۔ ہفتم یہ کہ اس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا گیا۔ اس کو احمد نے بسند حسن اور طبرانی نے کبیر میں عبادہ بن صامت سے اور ترمذی نے اور اسے صحیح کہا اور ابن ماجہ نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یصف الناس یوم القیمۃ صفوفا فیمر الرجل من اھل النار علی الرجل فیقول یافلان اماتذکر یوم استسقیت فسقیتك شربۃ فیشفع لہ ویمر الرجل علی الرجل فیقول اماتذکر یوم ناولتك طھورا فیشفع لہ ویقول یافلان اماتذکر یوم بعثتنی فی حاجۃ کذا فذھبت لك فیشفع لہ رواہ ابن[100] ماجۃ عن انس	لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا۔ اس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا۔ اتنی سی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں

[99] الترغیب والترھیب بحوالہ احمد والطبرانی کتاب الجہاد حدیث ۲۷ مصطفی البابی مصر ۲/ ۳۲۰، جامع الترمذی ابواب فضائل الجہاد امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۹۹و۲۰۰، سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب فضل الشہادت فی سبیل اللہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۶

[100] سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل صدقۃ الماء ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۷۰

رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔ اس کو ابن ماجہ نے حضرت انس سے روایت کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ "جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا ایک دوزخی اس سے کہے گا "آپ مجھے نہیں جانتے" وہ کہے گا "واللہ! میں تو تجھے نہیں پہچانتا، افسوس تجھ پر تو کون ہے" وہ کہے گا میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف سے ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلادیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب کے حضور میری شفاعت کیجئے" وہ جنتی اللہ عزوجل کے زائروں میں اس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کریگا۔ یارب شفعنی اے میرے رب! تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما" فیشفعہ اللہ مولٰی عزوجل اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ رواہ ابو یعلٰی [101] عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ"

دو یتیموں کی دیوار اور اصلاح اعمال

جب مقبولان خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلادیا یا وضو کو پانی دے دیا۔ عمر میں اس کا کوئی کام کردیا۔ آخر میں ایسا نفع دے گا تو خود ان کا جز ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہئے بلکہ دنیا وآخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے:

"وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًاۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ یَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَاۗ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَۚ ۔"[102]	وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک تھا تو میرے رب نے اپنی رحمت سے چاہا کہ یہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔

خضر علیہ الصلٰوۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اسے قائم کردیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کردیا تھا اور ان کو کھانے کی حاجت تھی اس پر موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام نے کہا کہ "آپ چاہتے تو اس پر اجرت لیتے" خضر علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ:

[101] مسند ابو یعلٰی حدیث ۳۹۹۳ مؤسسة علوم القرآن بیروت ۴ /۱۱۶

[102] القرآن الکریم ۱۸/ ۸۲

"یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں اور اس میں نیچے ان کا خزانہ ہے دیوار گرجاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا لوگ لے جاتے۔لہذا آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہو کر نکالیں،ان کے صالح باپ کے صدقہ میں ان پر رحمت ہوئی"

علماء فرماتے ہیں وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں باپ تھا۔

حدیث ۱۱۱: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:

حفظ الصلاح لابیھما وماذکر عنھما صلاحا۔	ان کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا۔ان کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ ان کے لئے خزانہ لازوال محفوظ رکھا تھا سونے کی تختی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا۔اور کچھ نصائح و مواعظ۔

کمارواہ ابنا ابی حاتم [103] ومردویۃ فی تفاسیرھما عن ابی ذر وھذا عن علی رضی اللہ تعالٰی عنھما کلاھما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی قمع الحرص وابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما من قولہ۔	جیسا کہ اسے روایت کیا ہے ابن حاتم ومردویۃ نے اپنی تفاسیر میں ابی ذر سے اور یہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے۔ اور شیرازی نے القاب میں اور خرائطی نے قمع الحرص میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے قول سے۔

مگر یہ صلاح کا سبب تھا نہ کہ نتیجہ۔نتیجہ ان کے باپ کی صلاح کا تھا۔

رواہ الامام عبداللہ بن المبارك و	اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن مبارک اور

[103] جامع البیان(تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ وکان ابوھما صالحا المطبعۃ المیمنۃ مصر ۶/۱۶،الدر المنثور بحوالہ ابن مبارك وسعید بن منصور واحمد فی الزہد وابن المنذر وابن ابی حاتم الخ ۴/ ۲۳۵،الدر المنثور بحوالہ حاتم وابن مردویہ والبزار عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ مکتبہ آیۃ اللہ قم ایران ۴/ ۲۳۴،الدر المنثور بحوالہ الخرائطی فی قمع الحرص وابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس ۴/ ۲۳۵،تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ وکان ابوھما صالحا مکتبہ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمۃ ۷/ ۲۳۷۵

الامام احمد[104] فی الزهد وسعيد ابن منصور فی سننه وابنا المنذر و ابی حاتم فی تفاسیر هما والحاکم فی المستدرک۔	امام احمد نے زہد میں اور سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں اور ابن منذر وابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفسیروں میں اور حاکم نے مستدرک میں۔

حدیث ۱۱۲تا۱۱۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان الله يصلح بصلاح الرجل ولده وولد ولده ويحفظه فی ذريته والدويرات حوله فما يزالون فی ستر من الله و عافية. رواه ابن مردوية[105] عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالٰی عنهما مرفوعا وابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما من قوله وهذا لفظ والمرفوع بمعناه ونحوه لابن المبارك و ابن ابی شيبة عن محمد بن المنكدر موقوفًا۔	بے شک اللہ تعالٰی آدمی کی صلاح سے اس کی اولاد اور اولاد اولاد کی صلاح فرمادیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرمادیتا ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مرفوعا اور ابن ابی حاتم ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کیا یہ اس کے الفاظ ہیں اور مرفوع حدیث اس کے معنی میں ہے اور اسی کی مثل ابن مبارک اور ابن ابی شیبہ نے محمد بن منکدر سے موقوفاً روایت کیا۔

اولاد کا ثواب اور اس کا اجر

حدیث ۱۱۵: کعب احبار نے فرمایا:

ان الله يخلف العبد المومن فی ولده ثمانين عاما۔ رواه احمد[106] فی الزهد۔	اللہ تعالٰی بندہ مومن کی اولاد میں اسّی برس تک اس کی رعایت کرتا ہے۔ اس کو احمد نے زہد میں روایت کیا ہے۔

[104] الدر المنثور بحواله ابن ابی حاتم تحت آية وكان ابوهما صالحا مكتبه آية الله العظمى قم ایران ۴/ ۲۳۵

[105] تفسير ابن ابی حاتم تحت آية وكان ابوهما صالحا مکتبہ نزار مصطفى الباز مكة المكرمة ۷ /۲۳۷۵، الدر المنثور بحواله ابن ابی حاتم عن ابن عباس وابن مردویه عن جابر رضی الله تعالٰی عنهما ۴ /۲۳۵، الدر المنثور بحواله ابن مبارك وابن ابی شيبه عن محمد بن المنكدر موقوفا ۴ /۲۳۵

[106] الدر المنثور بحواله احمد فی الزهد تحت آية وكان ابوهما صالحا ۴ /۲۳۵

حدیث ۱۱۶: سیدنا عیسٰی ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

طوبٰی لذریۃ المومن ثم طوبٰی لھم کیف یحفظون من بعدہٖ۔	مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے پھر خوبی وخوشی ہے کیسی۔ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی فکان ابوھما صالحا۔

اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد [107] فی الزھد و ابی ابی حاتم عن خیثمۃ۔	اسے روایت کیا ابن ابی شیبہ اور احمد نے زہد میں اور ابن ابی حاتم نے خیثمہ سے۔

وقال اللہ عزوجل (اور اللہ عزوجل نے فرمایا):

"وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ" [108]۔	اور وہ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان میں ان کی تابع ہوئی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا

حدیث ۱۱۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ یرفع ذریۃ المومن الیہ فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل لتقربھم عینیہ۔	بیشک اللہ تعالٰی مومن کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھالے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہو تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

پھر یہی آیت کریمہ **من شیئ** تک تلاوت کی۔ اور اس کی تفسیر میں فرمایا:

مانقصنا الاٰباء بما اعطینا البنین۔ رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو عند سعید بن منصور وھنادا بناء جریر [109] والمنذر وابن ابی حاتم والحاکم	ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اس کے سبب والدین کو کچھ اجر کم نہ فرمایا۔ اسے روایت کیا بزار اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور اس کو سعید بن منصور، ہناد، ابن جریر اور ابن منذر ابن ابی حاتم،

---

[107] الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ واحمد فی الزہد وابن ابی حاتم تحت آیۃ وکان ابوھما صالحا ۴/ ۲۳۸، الزہد للامام احمد بن حنبل من مواعظ عیسٰی علیہ السلام دار الدیان للتراث قاہرہ ص ۷۲

[108] القرآن الکریم ۵۲/ ۲۱

[109] الدر المنثور بحوالہ البزدوی وابن مردویہ عن ابن عباس تحت آیۃ والدین اٰمنوا واتبعتھم ذریاتھم الخ ۶/ ۱۱۹، الدر المنثور بحوالہ سعید بن منصور وابناء جریر والمنذر ابی حاتم والحاکم والبیھقی تحت آیۃ والدین اٰمنوا واتبعتھم ذریاتھم الخ ۶/ ۱۱۹

والبیھقی فی سننہ عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ من قولہ۔	حاکم اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث ۱۱۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اذا دخل الرجل الجنۃ سأل عن ابویہ وذریتہ وولدہ فیقال انھم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول یارب قد عملت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ۔ رواہ عنہ الطبرانی[110] وابن مردویہ۔	جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ اور اولاد کو پوچھے گا۔ ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجے اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملادئے جائیں۔ اسے طبرانی نے وابن مردویہ نے اس سے روایت کیا۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کریمہ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ھم ذریۃ المومن یموتون علی الاسلام فان کانت منازل ابائھم ارفع من منازلھم لحقوا بائھم ولم ینقصوا من اعمالھم التی عملوا شیئا۔ رواہ عنہ ابن ابی حاتم[111]۔	یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملادئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسے روایت کیا ابن عباس سے ابن ابی حاتم نے۔

صحابہ اور اہل بیت کی اولاد کے درجات

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق وعثمان وعلی وجعفر وعباس وانصار کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی صلاح کا کیا کہنا۔ جن کی اولاد میں شیخ۔ صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی وجعفری وعباسی وانصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام۔

[110] الدرالمنثور بحوالہ الطبرانی وابن مردویۃ تحت آیۃ والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریاتھم الخ ۶/ ۱۱۹

[111] الدرالمنثور بحوالہ ابن ابی حاتم تحت آیۃ والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریاتھم الخ ۶/ ۱۱۹

اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ حضرت پر نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلٰی وبلند وبالا ہے___ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾"[112]	اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمھیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔

حدیث ۱۲۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان فاطمة احصنت فحرمها اللہ وذریتها علی النار۔ رواہ تمام فی فوائدہ والبزار وابویعلی والطبرانی[113] والحاکم وصححه عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه۔	بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ تعالٰی نے اسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرمادیا۔ اسے روایت کیا ہے تمام نے اپنی فوائد میں اور بزار، ابویعلٰی اور طبرانی اور حاکم نے اور اس کی تصحیح کی ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۱۲۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

سألت ربی ان لا یدخل احدا من اهل بیتی النار فاعطانیها۔ رواہ ابو القاسم[114] بن بشران فی امالیه عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنه وعن الصحابة جمیعا۔	میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے۔ اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی اس کو روایت کیا ہے ابوالقاسم بن بشران نے اپنی امالی میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور تمام صحابہ سے۔

حدیث ۱۲۲: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا:

---

[112] القرآن الکریم ۳۳/ ۳۳

[113] کنز العمال بحوالہ البزار ع طب ك عن ابن مسعود حدیث ۳۴۲۲۰ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۱۰۸، المستدرك للحاکم کتاب معرفة الصحابة زہد فاطمة رضی اللہ عنہا دار الفکر بیروت ۳/ ۱۵۲

[114] کنز العمال بحوالہ ابی القاسم بن بشران فی امالیه حدیث ۳۴۱۴۹ موسسة الرسالہ بیروت ۱۲/ ۹۵

ان اللہ غیر معذبك ولا ولدک۔رواہ الطبرانی [115] بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک اللہ تعالٰی نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔اس کو طبرانی نے بسند صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۲۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمھا وذریتھا عن النار یوم القیمۃ رواہ ابن عساکر [116] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	فاطمہ زہرا کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالٰی نے اسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمادیا۔اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حضور اور اہلبیت سے محبت کرنے والے جنتی ہیں

حدیث ۱۲۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کریمہ **ولسوف یعطیك ربك فترضی** کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

من رضا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان لایدخل احد من اھل بیتہ النار۔رواہ ابن [117] ابن جریر عنہ من طریق السدی۔	یعنی اللہ عزوجل حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وعدہ فرماتا ہے کہ بے شک عنقریب تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤگے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔اسے روایت کیا ہے ابن جریر نے سدی کے حوالے سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔

حدیث ۱۲۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

[115] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۶۸۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۲۶۳

[116] فیض القدیر تحت حدیث ۲۰۳، دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۱۶۸

[117] جامع البیان(تفسیر ابن جریر)تحت آیۃ ولسوف یعطیك ربك فترضی المطبعۃ المیمنۃ مصر ۳۰/ ۱۲۸، الدر المنثور بحوالہ ابن جریر عن السدی تحت آیۃ ولسوف یعطیك ربك فترضی مکتبہ آیۃ اللہ قم ایران ۶/ ۳۶۱

وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقر منهم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لایعذبهم رواه الحاکم [118] عن انس رضی الله تعالٰی عنه وصححه هوثم ابن حجر فی صواعقه۔ والحمدلله رب العالمین۔	میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔ اس کو روایت کیا ہے حاکم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور اسے صحیح کہا، پھر ابن حجر نے اپنی صواعق میں۔ اور اللہ ہی کے لئے خوبیاں ہیں جو دونوں جہاں کا رب ہے۔

حدیث ۱۲۶و۱۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یا علی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت و الحسن والحسین وذرارینا خلف ظهورنا، رواه ابن عساکر [119] عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی الله تعالٰی عنهما۔	اے علی! سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم، حسن اور حسین، اور ہماری ذریتیں۔ ہمارے پس پشت ہوں گی۔ اسے روایت کیا ہے ابن عساکر نے علی سے اور طبرانی نے کبیر میں ابی رافع رضی اللہ تعالٰی عنہما سے۔

حدیث ۱۲۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اول من یرد علی الحوض اهل بیتی ومن احبنی من امتی۔ رواه الدیلمی [120] عن علی کرم الله تعالٰی وجهه۔	سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنیوالے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔ اسے روایت کیا ہے دیلمی نے علی کرم اللہ وجہہ سے۔

حدیث ۱۲۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا کی:

[118] المستدرك للحاکم کتاب معرفة الصحابة دارالفکر بیروت ۳/ ۱۵۰

[119] تهذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمه حسین بن علی رضی الله تعالٰی عنه داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۳۲۱، کنز العمال بحواله طب عن محمد بن عبیدالله حدیث ۳۴۲۰۵ موسسة الرساله بیروت ۱۲/ ۱۰۴

[120] کنز العمال بحواله الدیلمی عن علی حدیث ۳۴۱۷۸ موسسة الرساله بیروت ۱۲/ ۱۰۰

اللھم انھم عترۃ رسولك فھب مسیئھم لمحسنھم وھبھم لی۔	الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکار ان کے نکو کاروں کو دے ڈال اور ان سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔

پھر فرمایا: ففعل مولٰی تعالٰی نے ایسا ہی کیا۔ امیر المومنین نے عرض کی: ما فعل کیا کیا؟ فرمایا:

فعله ربکم بکم ویفعله بمن بعد کم۔ رواہ الحافظ المحب الطبرانی[121] عن امیر المومنین علی کرم الله تعالٰی وجهه۔	یہ تمھارے ساتھ تمھارے رب نے کیا جو تمھارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا اس کو روایت کیا حافظ محب طبرانی نے امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے۔

تنبیہ نبیہ اور نتیجہ

اقول: ان نصوص جلیلہ قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم سے روشن ہوا کہ:

(ا) حدیث مسلم:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنه من ابطأبه عمله لم یسرع به نسبه[122]۔	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو عمل میں پیچھے ہوا سکا نسب نفع بخش نہ ہوگا۔

"[123] (ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملادیا) کے اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ میں نفی نفع مطلق ہے نہ کہ نفع نفی مطلق، ورنہ معاذ اللہ کریمہ " صریح معارض ہوگی۔

[124] (توجب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ۝ " " **(۲)** نہ کہ کریمہ گے نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے) کہ ایک وقت مخصوص کے لئے ہے۔

---

[121] طبرانی

[122] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۴۵

[123] القرآن الکریم ۵۲/ ۲۱

[124] القرآن الکریم ۲۳/ ۱۰۱

الاترٰی قولہ تعالٰی (کیا آپ دیکھ نہیں رہے اللہ تعالٰی کے ارشاد کی طرف۔ت) ولایتساءلون (اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔ت) مع قولہ عزوجل "وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ"[125] (اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔ت)

روی سعید بن منصور فی سننه وابناء حمید والمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما۔قال انها مواقف فاما الموقف الذی لاانساب بینهم ولا یتساءلون عند الصعقة الاولی لاانساب بینهم فیها اذا صعقوا فاذا کانت النفخة الآخر فاذا هم قیام یتساءلون[126]۔	سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں اور پسران حمید و منذر اور ابی حاتم نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مواقف (منازل حضوری) چند ہیں لیکن وہ موقف جس میں نہ رشتے کام آئیں نہ ان کے ذریعہ سفارش، وہ صعقہ اولی (پہلی کڑک) ہے اس میں رشتے کام نہ آئیں گے جب لوگ گھبرائے ہوئے اٹھیں گے۔اور جب صعقہ ثانیہ ہوگا تو سب کھڑے ہو کر رشتوں سے سوال کریں گے۔

(۳) جبکہ احادیث متواترہ سے فضل نسب، فرق احکام و نفع آخرت بلا شبہ ثابت، تو امثال حدیث۔الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود[127] (نہ عربی کی فضیلت عجمی پر ہے اور نہ ہی سفید کی کالے پر) وحدیث، انظر فانك لست بخیر من احمر والا سود الا ان تفضله بتقوی[128] (بے شک تم سفید اور کالے سے بہتر نہیں ہو مگر تم کو صرف تقوی سے فضیلت حاصل ہے) میں مثل کریمہ: "اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ"[129] (بے شک تم میں اللہ تعالٰی کے نزدیک مکرم وہ ہے جو پرہیزگار ہے) سلب فضل کلی ہے نہ کہ سلب کلی فضل۔

(۴) حدیث: لا اغنی عنکم من اللہ شیئا[130] (میں تم کو اللہ سے کچھ بے نیاز

---

[125] القرآن الکریم ۵۲/ ۲۵

[126] الدر المنثور بحوالہ سعید بن منصور وابناء حمید والمنذر وابی حاتم تحت آیة فلا انساب بینهم ۵/ ۱۵

[127] الترغیب والترھیب الترھیب من احقار المسلم الخ حدیث ۹ مصطفی البابی مصر ۳/ ۶۱۲

[128] الترغیب والترھیب الترھیب من احقار المسلم الخ حدیث ۹ مصطفی البابی مصر ۳/ ۶۱۲

[129] القرآن الکریم ۴۹/ ۱۳

[130] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان مات علی الکفر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۴

نہیں کروں گا) میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذاللہ سلب اغنائے عطائی کہ حدیث متواترہ شفاعت، واجماع اہل سنت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے: "پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنادیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں۔ اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے[131]" انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کارد بلیغ تو فقیر کی کتاب "الامن والعلی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء" میں دیکھئے اور یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔ اس میں حدیث پوری یوں ہے کہ: امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہوگئیں اس پر ان سے کہا گیا:

ان محمدا لایغنی عنك من اللہ شیئا۔	محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمھیں نہ بچائیں گے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اھل بیتی وان شفاعتی تنال حاء وحکم، رواہ الطبرانی[132] فی الکبیر عن ام ھانی رضی اللہ تعالٰی عنھا۔	کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بے شک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا سے۔

(۵) حدیث ۹۵ کے بعد جو ایک روایت بزار سے گزری اس کے قصے میں اس کی نظیر حضرت صفیہ

---

[131] تقویۃ الایمان الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراك فی التصرف مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۲۵۰

[132] المعجم الکبیر حدیث ۱۰۶۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۴/ ۴۳۴

بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے پسر کی وفات پر بآواز روئیں، ان سے وہی کہا گیا:

ان قرابتك من محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا تغنی عنك من اللہ شیئا[133]۔	محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قرابت اللہ کے یہاں کچھ کام نہ دے گی۔

حضور سے رشتہ وعلاقہ مضبوط تر ہے

ایک موقعہ پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو جمع فرماکر بر سر منبر ان کا وہ رد جلیل ارشاد فرمایا کہ: "کیا ہوا انھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے۔ ہر رشتہ وعلاقہ قیامت سے قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" رواہ کما تقدم البزار[134]۔ امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں:

قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ لایملك لاحد شیئا لا نفعا ولا ضرا لکن عزوجل یملك نفع اقاربہ بل وجمیع امتہ بالشفاعۃ العامۃ والخاصۃ فھو لایملك الا مایملکہ لہ مولاہ کما اشار الیہ بقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا وکذا معنی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	محب طبری وغیرہ علماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (بنفسہٖ) کسی چیز کے مالک نہیں۔ نہ نفع کے نہ نقصان کے ہاں اللہ عزوجل نے ان کو مالک بنایا ہے اپنے اقارب بلکہ اپنی تمام امت کے نفع کا شفاعت عامہ وخاصہ کے ذریعہ، تو وہ بذات خود مالک نہیں ہیں۔ ہاں انکے مولٰی نے ان کو مالک بنایا ہے جیسا کہ اس طرف اشارہ فرمایا اپنے اس ارشاد گرامی میں (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مگر یہ کہ تمھارے لئے ایک تعلق ہے ______ اور یہی معنی ہیں حضور صلی اللہ تعالٰی

[133] مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب علامات النبوۃ باب فی کرامۃ اصلہ دار الکتاب بیروت ۸/ ۲۱۶

[134] مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب علامات النبوۃ باب فی کرامۃ اصلہ دار الکتاب بیروت ۸/ ۲۱۶

لااغنی عنکم من اللہ شیئا ای بمجرد نفسی من غیر ما یکر منی بہ اللہ تعالٰی من نحو شفاعۃ اومغفرۃ وخاطبھم بذٰلك رعایۃ لمقام التخویف والحث علی العمل والحرص علی ان یکونوا اولی الناس حظا فی تقوی اللہ تعالٰی وخشیتہ ثم اوما الی حق رحمہ اشارۃ الی ادخال نوع طمانیۃ علیھم وقیل ھذا قبل علمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بان الانتساب الیہ ینفع و بانہ یشفع فی ادخال قوم الجنۃ بغیر حساب ورفع درجات اٰخرین واخراج قوم من النار[135]۔	علیہ وسلم کے اس قول کے کہ میں اللہ کے نزدیک تمھیں کسی کام نہ آؤں گا یعنی بطور خود ماسوائے اس کے جس کی اللہ تعالٰی مجھے کرامت بخشے گا جیسے شفاعت یا مغفرت، اور ان سے خطاب فرمایا اس کے ساتھ (تمھیں نفع نہ دوں گا) مقام تخویف کی رعایت کرتے ہوئے اور عمل پر ابھارنے اور اس بات پر حرص دلانے کے لئے کہ وہ اللہ تعالٰی سے ڈرنے اور اس کی خشیت میں لوگوں میں بہتر نصیبے والے ہوں، پھر اشارہ فرمایا اپنے حق تعلق کی جانب، اشارہ فرمایا اس قول تک کہ فرمایا انھیں اطمینان دلادیا اور کہا گیا کہ یہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس بات کے جاننے سے پہلے کی بات ہے کہ آپ کی طرف انتساب نفع دیتا ہے اور اس بات کے جاننے سے پہلے کہ وہ امت کو جنت میں بغیر حساب داخل کرے گا۔ اور درجوں پر درجہ بلند کرنے اور امت کو دوزخ سے نکالنے میں شفیع ہوں گے۔ (ت)

اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کرکے فرماتے ہیں:

ولا ینافی ھذہ الاحادیث ما فی الصحیحین وغیرھما انہ لما انزل قولہ تعالٰی وانذر عشیرتك الاقربین فجمع قومہ ثم عم وخص بقولہ لااغنی عنکم من اللہ شیئا حتی قال یافاطمۃ بنت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھا وسلم الخ امالان	اور یہ احادیث منافی نہیں ہے ان احادیث کے جو صحیحین وغیرہ میں ہیں کہ جب اللہ تعالٰی کا فرمان وانذر عشیرتك الاقربین نازل ہوا تو آپ نے اپنی قوم کو جمع فرمایا پھر اپنے قول لااغنی عنکم من اللہ شیئا کو عام وخاص دونوں طریقے سے بیان فرمایا کہ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھا وسلم) یا تو اس لئے کہ

[135] الصواعق المحرقہ الباب الحادی عشر الفصل الاول مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۱۵۸

هذه الرواية محمولة على من مات کافرا او انها اخرجت مخرج التغليظ والتنفير اوانها قبل علمه بانه يشفع عموما وخصوصًا[136]۔	یہ روایت محمول ہے اس شخص پر جو کافر مرا یا یہ کہ روایت تغلیظ وتنفیر کے طور پر بیان ہوئی یا یہ کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس بات کے علم سے پہلے کی بات ہے کہ وہ شفاعت عامہ وخاصہ فرمائیں گے (م)

علامہ مناوی تیسیر میں زیر حدیث "کل سبب ونسب" فرماتے ہیں:

لایعارضه قوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لاهل بیته لا اغنی عنکم من اللہ شیئًا لان معناه انه لایملك لهم نفعا لکن اللہ یملکه نفعهم بالشفاعة فهو لایملکه الا ماملکه ربه[137]۔	حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اپنے اہلبیت سے لا اغنی عنکم فرمانا اس حدیث کے معارض نہیں اس لئے کہ معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے نفع کے مالک نہیں لیکن اللہ تعالٰی شفاعت کے ذریعہ ان کے نفع کا مالک بنائیگا پس وہ نہیں ہیں مالک مگر اس کے جس کا ان کو ان کے رب نے مالک بنایا۔

حضرت شیخ محقق قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

غایت وانذار ومبالغہ درآنست ولافضل بعضے ازیں مذکورین ودرآمد ایشاں بہشت راشفاعت آں سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مرعصاۃ امت را چہ جائے اقربائے خویشاں وے باحادیث صحیحہ ثابت شدہ است وباوجود آں خوف لاابالی باقیست وایں مقام تقاضائے ایں حال گردو تواند کہ احادیث فضل وشفاعت بعد ازاں ورود یافتہ باشند وبالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالٰی بانذار	اس میں غایت اور انذار اور مبالغہ ہے اور ان مذکور حضرات کی دیگر بعض سے فضیلت نہیں اور آنا ان کا بہشت میں اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہم گنہ گار امت کی شفاعت کرنا چہ جائے کہ اپنے اقرباء کی احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی ہے اور باوجود خوف لاابالی باقی ہے اور یہ مقام اس حال کا متقاضی ہے اور معلوم ہونا چاہئے کہ فضیلت وشفاعت والی احادیث اس کے بعد وارد ہوئی ہیں، خلاصہ یہ کہ اللہ تعالٰی کی طرف

[136] الصواعق المحرقة باب الحث على جسم والقیام لواجب حقهم مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۲۳۰

[137] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث کل سبب ونسب الخ مکتبہ الامام الشافعی ریاض ۲/ ۳۱۳

پس امتثال کرد ایں امر ار [138]۔	سے آپ اس انداز کو بیان کرنے پر مامور تھے۔ پس آپ نے اس امر کو واضح طور پر پورا کیا۔

تفاضل انساب

بالجملہ تفاضل انساب بھی یقیناً ثابت، اور شرعاً اس کا اعتبار بھی ثابت، اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی جزماً ثابت، اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع وبرباد جاننا سخت مردود وباطل۔ خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم، بلکہ سادات کرام کو بھی شامل، اب یہ قول اشد غضب وہلاک دیوار سے ہائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدیر کو اس قدر تطویل پر حامل کہ نسب عرب نہ کہ قریش نہ کہ ہاشم، نہ کہ سادات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض کامل۔

تعظیم نہ کرنے والے پر لعنت اور وعید

حدیث ۱۳۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لا حدی ثلث اما منافق واما لزنیۃ و اما لغیر فھو حملتہ وامہ علی غیر طھر رواہ الباوردی [139] وابن عدی والبیھقی فی الشعب واٰخرون عن علی کرم اللہ وجھہ۔	جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ اسے روایت کیا ہے باوردی اور ابن عدی اور بیہقی نے شعب میں اور ان کے علاوہ دوسروں نے علی کرم اللہ وجہہ سے۔

حدیث ۱۳۱ تا ۱۳۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ ولکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز بذٰلک من اذل اللہ و	چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انھیں لعنت فرمائے، اور ہر نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا

[138] اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ کتاب الرقاق باب در لواحق ومتممات الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۲۷۲

[139] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۹۵۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۶۲۶

یذل من اعزالله والمستحل لحرم الله والمستحل من عترتی ماحرم الله و التارك سنتی رواه الترمذی و الحاکم عن ام المومنین والحاکم عن علی و الطبرانی عن عمرو بن سعواء رضی الله تعالٰی عنهم اوله سبعة لعنتهم وزاد المستأثر بالفیئ وسنده حسن[141]۔ [140]	جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے۔ اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے۔ اور الله تعالٰی کے حرام کردہ کو حلال جاننے والا اور میری عترت کی ایذاء وبے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے، اسے روایت کیا ہے ترمذی اور حاکم نے ام المومنین سے اور حاکم نے علی سے اور طبرانی نے عمرو بن سعواء رضی الله تعالٰی عنہم سے جس کا آغاز یوں ہے سبعة لعنتهم اس میں والمستأثر بالفیئ کا اضافہ ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ت)

حدیث ۱۳۴: کہ فرماتے ہیں صلی الله تعالٰی علیہ وسلم:

من احب ان یبارك له فی اجله و ان یمتعه الله بما خوله فلیخلفنی فی اهلی خلافة حسنة، ومن لم یخلفنی فیهم بتك امره و ورد علی یوم القیمة مسودا وجهه۔ رواه ابوالشیخ[142] فی تفسیره وابونعیم عن عبدالله بن بدر الخطمی۔	جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔ اس کو روایت کیا ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے عبدالله بن بدر خطمی سے۔

حدیث ۱۳۵: کہ فرماتے ہیں صلی الله تعالٰی علیہ وسلم:

ان الله عزوجل ثلث حرمات فمن حفظهن حفظه الله دینه ودنیاه	بے شک الله عزوجل کی تین حرمتیں ہیں۔ جو ان کی حفاظت کرے الله تعالٰی اس کے دین و دنیا

[140] سنن الترمذی کتاب القدر باب ۱۷ حدیث ۲۱۶۱ دار الفکر بیروت ۴/ ۶۱، المستدرك للحاکم کتاب الایمان ۱/ ۳۶ وکتاب التفسیر ۲/ ۵۲۵ وکتاب الاحکام ۴/ ۹۰

[141] المعجم الکبیر حدیث ۸۹ المکتبه الفیصلیة بیروت ۱۷/ ۴۳

[142] کنز العمال بحواله ابی الشیخ وابی نعیم حدیث ۳۴۱۷۱ موسسة الرساله بیروت ۱۲/ ۹۹

ومن لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ ولا دنیاہ حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ رحمی۔ رواہ ابو الشیخ[143] و ابن حبان والطبرانی۔	محفوظ رکھے، اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت، اسے روایت کیا ہے ابوالشیخ ابن حبان اور طبرانی نے۔

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔o

نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔o

دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔o

oانھیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔

o نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں۔

oاس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں۔

احادیث جو اس باب میں آئیں انھیں معانی کی طرف ناظر ہیں وباللہ التوفیق خدمت گاری اہلبیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہوگیا لہٰذا بلحاظ تاریخ اس کا نام اِرَاءَۃُ الْاَدَبْ لِفَاضِلِ النَّسَبْ رکھنا انسب، واللہ تعالیٰ اعلم۔

شیخ بنظر عمر ہر بوڑھا ہے اور بنظر فضل ہر عالم وصالح اگرچہ جوان ہو اور بنظر نسب ہندوستان میں دو محاورے ہیں ایک یہ کہ سید مغل پٹھان کے سوا باقی ہر قوم کا مسلمان شیخ ہے یوں اس کا اطلاق عام ہے جیسے ابتداء ہند میں ہر مسلمان کو ترک کہتے تھے، اسی محاورے پر مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں: ؎

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ترک وہندو در من آں بیند کہ اوست[144]

(اس نے کہا اے دوست! میں صاف شیشہ ہوں کہ ترک اور ہندوستان کے لوگ مجھ میں اسے دیکھتے ہیں۔ت)

[143] کنز العمال بحوالہ طب وابی نعیم عن ابی سعید حدیث ۳۰۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۷۷، المعجم الکبیر حدیث ۲۸۸۱ ۳/ ۱۲۶ و المعجم الاوسط حدیث ۲۰۵ ۱/ ۱۶۲

[144] مثنوی معنوی در بیان آنکہ جنیدن ہر کسے از آنجاست کہ ویست ہر کسے نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ۶۲

دوسرے چار شریف قوموں سے ایک اس طرح البتہ جوان میں کانہ ہو اور اپنے آپ کو شیخ بتائے وہ وعید شدید:

من ادعی الی غیرا بیہ فالجنۃ علیہ حرام، رواہ احمد والبخاری و مسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن سعد وعن ابی بکرۃ معارضی اللہ تعالٰی عنہما۔[145]	جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے اس کو روایت کیا ہے احمد اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سعد سے اور ابی بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے معامیں داخل ہے________

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا۔ رواہ الستۃ الا ابن[146] ماجۃ عن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ وصدرہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	جو دوسروں کو اپنا باپ بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ تعالٰی روز قیامت نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل اس کو ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستہ نے روایت کیا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، اور اس کا ابتدائی حصہ امام احمد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ عبدہ المذنب عبدالمصطفٰی احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ اراءۃ الادب لفاضل النسب ختم ہوا

---

[145] صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۱۹ وکتاب الفرائض باب من ادعی الی غیر ابیہ ۲/ ۱۰۰۱، صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیہ وھو یعلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۷، سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۴۱، سنن ابن ماجہ کتاب الحدود ص۱۹۱ ومسند احمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص ۱/ ۱۶۹، ۱۷۴، ۱۷۹

[146] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ۱/ ۴۴۲ وکتاب الفسق باب تحریم تولی العقیق غیر موالیہ ۱/ ۴۹۵، سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب من ادعی الی غیر ابیہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۱۹۱، مسند احمد ابن حنبل عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۲۸